AZAD, ABUL KALAM
TAFSEER PARA-E-
LA YOHIBULLAH, 6.

اسلامیات سیریز نمبر ۲۶

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

35

تفسیر

پارہ لَا يُحِبُّ اللّٰهُ ۶

امام الہند حضرت مولانا ابوالکلام آزاد (مرحوم)

شمیم بک ڈپو

۴ عبدالکریم روڈ لاہور

INDIAN COUNCIL FOR CULTURAL RELATIONS LIBRARY
NEW DELHI

MAKTABA JAMIA LTD.
URDU BAZAR,
DELHI-6.

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

لَا يُحِبُّ اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا مَنْ ظُلِمَ ؕ وَ
كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا عَلِيْمًا ۝ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ تُخْفُوْهُ اَوْ
تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ
۱۵۰ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ وَيُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهٖ

خدا کو پسند نہیں کہ تم (کسی کی) برائی پکارتے پھرو۔ ہاں یہ کہ کسی پر ظلم ہوا ہو (اور وہ ظالم کے ظلم کا اعلان کرے)، اور (یاد رکھو) خدا سننے والا، جاننے والا ہے۔ (اس سے کسی کی کوئی بات پوشیدہ نہیں)

تم بھلائی کی کوئی بات کھلا کر (علانیہ) کرو یا چھپا کر کرو، یا کسی کی برائی سے درگزر کرو تو (خدا بھی تمہارے لیے نیکی کا) اجر ہے اور دیکھو (اللہ بھی) ہر طرح کی قدرت رکھتا ہے (اور) برائیوں سے درگزر کرنے والا ہے۔

جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں سے کفر کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ میں اور اس کے رسولوں میں (ایمان کے لحاظ سے) تفرقہ ڈالیں اور کہتے ہیں کہ ہم ان میں سے بعض کو مانتے ہیں بعض کو نہیں مانتے اور (اس) طرح چاہتے ہیں کہ ایمان اور کفر کے درمیان کوئی ذریعہ (راہ) اختیار کریں تو ایسے لوگ یقیناً کافر ہیں (ان کا بعض رسولوں پر ایمان رکھنے کا دعویٰ انہیں مومن نہیں

جو لوگ "تفرقہ بین الرسل" کرتے ہیں، یعنی خدا کے کسی پیغمبر کو مانتے ہیں، کسی کو نہیں مانتے تو وہ چاہتے ہیں ایمان اور کفر کے درمیان کوئی تیسری راہ ڈھونڈ نکالیں۔ حالانکہ ایسی راہ کوئی نہیں، اگر مانتے ہو تو سب کو مانو، انکار کرتے ہو تو کسی ایک کا انکار بھی سب کا انکار ہوا۔ کیونکہ خدا کی سچائی ایک ہی ہے۔ اور سب اسی سچائی کے پیامبر تھے لوگوں نے دین کے بارے میں سب سے بڑی گمراہی یہ کی کہ اس حقیقت کو بھی بھول گئے۔ اور ایک دوسرے کو جھٹلانے لگے۔

بیان کا رُخ اب یہودیوں کی طرف پھر رہا ہے۔ کیونکہ مدینہ کے منافقوں میں زیادہ تر یہودی ہی تھے۔ یہودی کہتے تھے، اگر پیغمبر اسلام سچے ہیں تو کیوں ان پر آسمان سے ایک کتاب اس طرح

امّ القرآن

جو کہ

مولانا نے تقریباً چار صد صفحات میں لکھی ہے - یہ سورہ فاتحہ
کی عظیم تفسیر سستی پیش کرنے کا فخر ظفر احمد قریشی کو حاصل ہے

ہدیہ ۳/۸ روپے

A 297.12
QUR
L887

سول ایجنٹس

ظفر برادرز ظفر منزل تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

سندھ و کراچی کے لئے: میسرز دی ایجوکیشنل بک ڈپو حیدرآباد

اسلامیات سیریز — رجسٹرڈ

Call No 487 Cat.
Acc. No 9806 Price
Shelved Checked

محمد علی قریشی
نے
مطبع پرس سے چھپوا کر
شمیم بک ڈپو سے شائع کی

پبلشر
ظفر احمد قریشی
پرنٹر ...
مالک شمیم بک ڈپو

شیخ نذیر حسین صاحب کا مشکور ہوں جنہوں نے پروف درست کرنے کی ذمہ داری خود قبول کی ہے - ظفر

فَقَدْ سَاَلُوْا مُوْسٰۤى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْۤا اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً
فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِ
مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَاٰتَيْنَا مُوْسٰى
سُلْطٰنًا مُّبِيْنًا ۝ وَرَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ بِمِيْثَاقِهِمْ وَقُلْنَا
لَهُمُ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّقُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا فِى السَّبْتِ ۱۵۴

تو دیہ فرمائش انہوں نے تم ہی سے نہیں کی ہے) یہ اس سے بھی بڑی بات کا سوال موسیٰ سے کر چکے ہیں۔ انہوں نے (یعنے ان کے بزرگوں اور ہم مشربوں نے سینا کے میدان میں) کہا تھا "ہمیں خدا آشکارا طور پر دکھلا دو" (یعنی ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں خدا تم سے کلام کر رہا ہے) تو ان کی شرارت کی وجہ سے بجلی (کی ہولناکی) نے انہیں پکڑ لیا تھا، اور اس پر بھی وہ نافرمانی اور شرارت سے باز نہیں آئے تھے) پھر باوجودیکہ (دین حق کی روشن دلیلیں ان پر واضح ہو چکی تھیں، وہ پوجا کے لئے بچھڑے کو لے بیٹھے (اور بت پرستی میں مبتلا ہو گئے) ہم نے اس سے بھی درگذر کی تھی اور موسیٰ کو (قیام حق و شریعت میں) ظاہر و واضح اقتدار دیدیا تھا۔ اور پھر (دیکھو احکام حق پر) عہد لینے کے لئے ہم نے ان کے سروں پر (کوہ) طور بلند کر دیا تھا (اور انہوں نے اتباع حق کا قول و قرار کیا تھا) اس کے بعد ہم نے انہیں حکم دیا کہ شہر کے دروازے میں (خدا کے آگے) جھکے ہوئے داخل ہو (اور فتح و کامیابی کے بعد ظلم و شرارت نہ

---

۱ سورۂ بقرہ میں ان واقعات کی تفصیل گذر چکی ہے آیت (۴۸ تا ۵۴)؛ ۲ سورۂ بقرہ آیت (۶۳)
۳ بقرہ (۵۸)

وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَن يَتَّخِذُوا
بَيْنَ ذَٰلِكَ سَبِيلًا ۝ أُولَٰئِكَ هُمُ الْكَافِرُونَ حَقًّا ۚ وَأَعْتَدْنَا
لِلْكَافِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ۝ وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ
وَلَمْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ أَحَدٍ مِّنْهُمْ أُولَٰئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيهِمْ
أُجُورَهُمْ ۗ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَّحِيمًا ۝ يَسْأَلُكَ أَهْلُ الْكِتَابِ
۱۵۲ أَن تُنَزِّلَ عَلَيْهِمْ كِتَابًا مِّنَ السَّمَاءِ

نازل نہیں ہو جاتی کہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں؟ فرمایا اس سے بھی بڑی فرمائش یہ حضرت موسیٰ سے کر چکے ہیں، کہ خود خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں، پھر اس کا نتیجہ کیا نکلا؟ جو طالب حق ہے، وہ کبھی ایسی فرمائش نہیں کریگا۔ بلکہ یہ بات دیکھے گا۔ کہ جو تعلیم دی جا رہی ہے۔ وہ کیسی ہے اور جو تعلیم دینے والا ہے، اس کا حال کیا ہے؟

اس کے بعد یہودیوں کی اُن تاریخی شقاوتوں کی طرف اشارات کیے ہیں۔ جن سے واضح ہو جاتا ہے۔ کہ حق کے مقابلے میں انکار و شرارت کرنے والے برابر شرارت کرتے ہی رہے۔ اگر فرمائشی معجزے دکھا بھی دیے جائیں۔ جب بھی جو ماننے والے نہیں وہ کبھی نہیں مانیں گے۔

بنا دے سکتا) اور کافروں کے لیئے ہم نے ذلت دینے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لائے اور ان میں سے کسی ایک کو بھی دوسروں سے جدا نہیں کیا (یعنے کسی ایک سے بھی انکار نہیں کیا) تو بلا شبہ ایسے ہی لوگ ہیں کہ (سچے مومن ہیں، اور) عنقریب ہم انہیں ان کے اجر عطا فرمائیں گے۔ اور اللہ بخشنے والا رحمت کرنے والا ہے،

(اے پیغمبر!) اہل (یعنی یہودی) تم سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ آسمان سے کوئی کتاب ان پر نازل کرا دو (تا کہ انہیں تصدیق ہو جائے کہ تم خدا کے نبی ہو)

وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ وَاِنَّ الَّذِيْنَ اخْتَلَفُوْا
فِيْهِ لَفِيْ شَكٍّ مِّنْهُ ؕ مَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ
وَمَا قَتَلُوْهُ يَقِيْنًا ۝ بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا
حَكِيْمًا ۝ وَاِنْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ اِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ

اور (نیز) ان کا یہ کہنا کہ ہم نے مریم کے بیٹے عیسٰے کو جو خدا کے رسول (ہونے کا دعوےٰ کرتے) تھے (سولی پر چڑھا کر) قتل کر ڈالا۔ حالانکہ (واقعہ یہ ہے کہ) نہ تو انہوں نے قتل کیا اور نہ سولی پر چڑھا کر ہلاک کیا۔ بلکہ حقیقت حال ان پر مشتبہ ہو گئی (یعنے صورت حال ایسی ہو گئی کہ انہوں نے سمجھا ہم نے مسیح کو مصلوب کر دیا، حالانکہ نہیں کر سکتے تھے) اور جن لوگوں نے اس بارے میں اختلاف کیا (یعنے عیسائیوں سے جو کہتے ہیں مسیح مصلوب ہوئے لیکن اس کے بعد زندہ ہو گئے) تو بلا شبہ وہ بھی شک و شبہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ ظن و گمان کے سوا کوئی علم ان کے پاس نہیں۔ اور یقیناً یہودیوں نے عیسٰے کو قتل نہیں کیا، بلکہ اللہ نے اُسے اپنی طرف اٹھا لیا۔ اور اللہ سب پہ غالب رہنے والا اور (اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے

یعنی ہم نے حضرت مسیح کو سولی پہ چڑھا کر ہلاک کر دیا۔ حالانکہ نہ تو وہ ہلاک کر سکے، نہ مصلوب کر سکے، بلکہ حقیقت حال ان پر مشتبہ ہو گئی۔ اور اللہ نے حضرت مسیح کو اپنی طرف اٹھا لیا

آیت میں جس اشتباہ کا ذکر ہے۔ اس کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح کی شخصیت مشتبہ ہو گئی۔ اور اس کی جگہ کسی دوسرے آدمی کو سولی پہ چڑھا دیا۔ اور یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ حضرت مسیح کی موت مشتبہ ہو گئی۔ وہ زندہ تھے مگر انہیں مردہ سمجھ لیا۔

حضرت مسیح (علیہ السلام) کے ظہور سے بنی اسرائیل کی اصلاح و سعادت کا آخری موقع بہم پہنچایا تھا، جسے انہوں نے اپنی شقاوت سے کھو دیا، اور پھر گویا ان کی قسمت پہ ہمیشہ کے لیے مہر لگ گئی۔ یہاں اس واقعے کے ذکر سے یہ بات دکھائی ہے کہ جن لوگوں کی گمراہیوں کی ایسی روداد رہ چکی ہے۔ اگر آج وہ دعوت حق کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ تو یہ کونسی انوکھی بات ہے

وَاَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا غَلِيْظًا ○ فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِّيْثَاقَهُمْ
وَكُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَقَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّقَوْلِهِمْ
قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ۭ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا
قَلِيْلًا ○ وَّبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلٰي مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ○
وَّقَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ

کرو) اور ہم نے حکم دیا کہ سبت کے دن (کا احترام کرو) اور اس دن حکم شریعت سے) تجاوز نہ کر جاؤ[1] ہم نے اُن سے ان تمام باتوں پر پکا عہد و میثاق لے لیا تھا ——— پس ان کے عہد (اطاعت) توڑنے کی وجہ سے، اور اللہ کی آیتیں جھٹلانے کی وجہ سے، اور اس وجہ سے کہ خدا کے نبیوں کو ناحق قتل کرتے رہے (نیز اس شقاوت کی وجہ سے کہ) انہوں نے کہا "ہمارے دلوں پر (تہ در تہ) غلاف چڑھے ہوئے ہیں"[2] (ان میں قبولیت حق کی استعداد باقی ہی نہیں رہی۔ ان کے دلوں پر غلاف چڑھے ہوئے نہیں ہیں) بلکہ ان کے کفر کی وجہ سے ان کے دلوں پر خدا نے مہر لگا دی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ معدودے چند آدمیوں کے سوا سب کے سب ایمان سے محروم ہیں۔

اور نیز اس بات کی وجہ سے کہ انہوں نے کفر کیا اور مریم کے خلاف ایسی بات کہی جو بڑے ہی بہتان کی بات تھی

یہودیوں کی یہ شقاوت کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی دعوت جھٹلائی اور حضرت مریم علیہا السلام پر (حضرت مسیح کی پیدائش کی نسبت) بہتان باندھا۔ نیز یہ شقاوت کہ وہ کہتے

سلہ بقرہ آیت (۶۵) سلہ بقرہ آیت (۸۸) یعنی یہودی ایسی [illegible] کے عادی ہو گئے تھے کہ [illegible] دینیات حق کی [illegible] کرتے
اور کہتے تھے ہمارے دلوں پر تہ در تہ غلاف چڑھے ہوئے ہیں ان تک کسی سچی بات کا اثر پہنچ نہیں سکتا۔ قرآن کہتا ہے
یہ حالت ان کے کفر کی وجہ سے ہے۔ اور جو دل کفر میں پڑ جاتا ہے خدا کا قانون ہے کہ اس پر مہر لگ جاتی ہے اور سچائی کے لئے بھی

أَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِينَ مِنْهُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ لٰكِنِ الرّٰسِخُونَ
فِي الْعِلْمِ مِنْهُمْ وَالْمُؤْمِنُونَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ
وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ وَالْمُقِيمِينَ الصَّلٰوةَ وَالْمُؤْتُونَ
الزَّكٰوةَ وَالْمُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ أُولٰٓئِكَ سَنُؤْتِيهِمْ

اس کے بعد ان کی اس گمراہی کی طرف اشارہ کیا گیا کہ سود لینے سے انہیں روکا گیا تھا، لیکن وہ باز نہ آئے اور بیشتر لوگ خدا کا ناجائز طریقہ پر مال کھانے لگے

حالانکہ اس سے روک دیے گئے تھے، اور بددیانتی کر کے ناجائز طریقہ پر لوگوں کا مال کھانے لگے (حالانکہ انہیں ہر انسان کے ساتھ دیانت دار ہونے کا حکم دیا گیا تھا) اور (یاد رکھو) ان میں جو لوگ (اس طرح احکام حق کے) منکر ہو گئے، ہم نے ان کے لئے (پاداش عمل میں) ایک دردناک عذاب طیار کر رکھا ہے!

لیکن (اے پیغمبر!) ان میں سے جو لوگ (کتاب اللہ کے) علم میں پکے ہیں، تو وہ اور مسلمان، ان گمراہیوں سے اپنی راہ الگ رکھتے ہیں۔ وہ اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں، جو تم پر نازل ہوئی ہے۔ اور ان تمام کتابوں پر بھی جو تم سے پہلے نازل ہو چکی ہیں۔ —— اور وہ جو نماز قائم کرنے والے ہیں، زکوٰۃ ادا کرنے والے ہیں، اور اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتے ہیں۔ تو ایسے ہی لوگ ہیں۔ جنہیں ہم عنقریب اُن کا اجر عطا فرمائیں گے۔ ایسا اجر جو بہت ہی بڑا اجر ہوگا!

وحدت دین کی اصل عظیم کا اعلان کہ نوع انسانی کے لئے خدا کی سچائی ایک ہی ہے اور تمام راہنماؤں نے اسی کی تعلیم دی ہے۔ یہ پیروان مذاہب کی گمراہی ہے

(اے پیغمبر!) ہم نے تمہاری طرف اسی طرح وحی بھیجی، جس طرح نوح پر اور ان نبیوں پر جو نوح کے

وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكُوْنُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا ۝ فَبِظُلْمٍ مِّنَ
الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا عَلَيْهِمْ طَيِّبٰتٍ اُحِلَّتْ لَهُمْ وَ
بِصَدِّهِمْ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَثِيْرًا ۙ وَّاَخْذِهِمُ الرِّبٰوا
وَقَدْ نُهُوْا عَنْهُ وَاَكْلِهِمْ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ ؕ وَ ١٦٠

اور دیکھو اہل کتاب میں سے (یعنے یہودیوں میں سے جنہوں نے مسیح سے انکار کیا) کوئی نہ ہوگا۔ جو اس کی موت سے پہلے (حقیقت حال پر مطلع نہ ہو جائے، اور) اس پر (یعنے مسیح کی صداقت پر) یقین نہ لے آئے۔ ایسا ہونا ضروری ہے (کیونکہ مرنے کے وقت غفلت و شرارت کے تمام پردے ہٹ جاتے ہیں، اور حقیقت نمودار ہوتی ہے[2]) اور قیامت کے دن وہ (اللہ کے حضور) ان پر شہادت دینے والا ہوگا

الغرض یہودیوں کے ظلم کی وجہ سے ہم نے (کئی ایک) اچھی چیزیں ان پر حرام کر دیں جو (پہلے) حلال تھیں اور اس وجہ سے بھی کہ وہ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہت روکنے لگے تھے (اور ہدایت کی راہ میں سرتا سر روک ہو گئے تھے)
نیز ان کی یہ بات کہ سود لینے لگے

جب کسی جماعت میں راست بازی اور پرہیزگاری باقی نہیں رہتی، تو مباح اور جائز باتوں کا بھی استعمال اس طرح کرنے لگتی ہے کہ طرح طرح کی برائیوں کا ذریعہ بن جاتی ہیں اور اس وقت مصلح کے لئے ضروری ہو جاتا ہے۔ کہ سداً للذریعہ ان جائز باتوں کو بھی عارضی طور پر روک دے چنانچہ یہودیوں کی بے لگام طبیعت کا یہی حال تھا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ کتنی ہی حلال چیزیں جن کے لیے پہلے کوئی روک ٹوک نہ تھی تشریعاً روک دی گئیں یہاں اس معاملہ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے

[1] جب وہ (عیسیٰ علیہ السلام) نازل ہوں گے [2] یہ معنے اس صورت میں ہیں جب قبل موتہ میں موتہ سے اہل کتاب مراد ہوں

مُّبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ لِئَلَّا يَكُوْنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ
بَعْدَ الرُّسُلِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ○ لٰكِنِ اللّٰهُ
يَشْهَدُ بِمَآ اَنْزَلَ اِلَيْكَ اَنْزَلَهٗ بِعِلْمِهٖ ۚ وَالْمَلٰٓئِكَةُ
يَشْهَدُوْنَ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ○ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَصَدُّوْا عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَدْ ضَلُّوْا ضَلٰلًا بَعِيْدًا ○

لکھائی کتاب کیوں نہیں اتر آئی - فرمایا! یہ بے شمار نبی جو تورات کی مظہر شخصیتیں ہیں، ان میں سے کسی پر بھی ایسی کتاب نازل نہیں ہوئی. کیونکہ ایسا ہونا سنت الٰہی کے خلاف ہے - جس طرح خدا نے ہمیشہ نبیوں کو اپنی وحی سے مخاطب کیا ہے، اور "وحی" اشارہ مخفی کو کہتے ہیں، اسی طرح پیغمبر اسلام بھی وحی الٰہی سے مخاطب ہوئے ہیں۔

متنبہ کرنے والے تھے (اور اس لئے بھیجے گئے تھے) کہ ان کے آنے (اور نیک و بد بتلانے) کے بعد لوگوں کے پاس کوئی حجت باقی نہ رہے جو وہ خدا کے حضور پیش کر سکیں (یعنے یہ عذر کر سکیں کہ ہمیں راہِ حق کسی نے نہیں کھلائی تھی) اور خدا (اپنے کاموں میں) سب پر غالب اور (اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے!

(اے پیغمبر!) اگر یہ لوگ تمہاری سچائی سے انکار کرتے ہیں، تو انکار کریں) لیکن اللہ نے جو کچھ تم پر نازل کیا ہے، وہ اسے نازل کر کے (تمہاری سچائی کی) گواہی دیتا ہے، اور اس نے اُسے اپنے علم کے ساتھ نازل کیا ہے، اور (خدا کے) فرشتے بھی اس کی گواہی دیتے ہیں، اور (جس بات پر اللہ گواہی دے، تو) اللہ کی گواہی بس کرتی ہے۔

جو لوگ (سچائی سے) منکر ہوئے، اور خدا کی راہ سے لوگوں کو

أَجْرًا عَظِيمًا ۝ إِنَّا أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ كَمَا أَوْحَيْنَا إِلَىٰ
نُوحٍ وَالنَّبِيِّينَ مِنْ بَعْدِهِ ۚ وَأَوْحَيْنَا إِلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَ
إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَعِيسَىٰ وَأَيُّوبَ
وَيُونُسَ وَهَارُونَ وَسُلَيْمَانَ ۚ وَآتَيْنَا دَاوُودَ زَبُورًا ۝ وَ
رُسُلًا قَدْ قَصَصْنَاهُمْ عَلَيْكَ مِنْ قَبْلُ وَرُسُلًا لَمْ
نَقْصُصْهُمْ عَلَيْكَ ۚ وَكَلَّمَ اللَّهُ مُوسَىٰ تَكْلِيمًا ۝ رُسُلًا

کہ گروہ بندیاں کرکے الگ الگ دین بنا لیے
اور ایک دوسرے کو جھٹلانے لگے

اس آیت سے معلوم ہوا کہ :-

(۱) قرآن نے بعض پیغمبروں کا ذکر کیا ہے بعض کا نہیں کیا ہے، لیکن وہ سب کی تصدیق کرتا اور سب پر ایمان لانے کا حکم دیتا ہے۔

(۲) کوئی عہد، زمانہ کوئی ملک ایسا نہیں جہاں خدا نے پیغمبر نہ پیدا کیے ہوں

(۳) اس سے پہلے آیت (۱۶۲) میں فرمایا تھا۔ جو لوگ علم حق میں پکے ہیں وہ قرآن پر بھی اسی طرح ایمان رکھتے ہیں۔ جس طرح پچھلی کتابوں پر رکھتے ہیں۔ اس لئے اب یہ حقیقت واضح کر دی کہ خدا کا دین ایک ہی ہے۔ اور جس طرح اب سے پہلے بے شمار پیغمبروں پر خدا کی سچائی نازل ہو چکی ہے اسی طرح پیغمبر اسلام پر بھی نازل ہوئی ہے

(۴) نیز یہودیوں کے اس مزعومہ اعتراض کا بھی جواب ہو گیا۔ کہ آسمان سے ایک لکھی

بعد ہوئے بھیجی تھی۔

اور جس طرح ابراہیم، اسماعیل، اسحاق یعقوب، اولادِ یعقوب، عیسیٰ، ایوب یونس، ہارون اور سلیمان پر بھیجی، اور داؤد کو زبور عطا فرمائی۔ نیز خدا کے وہ رسول جن کا حال ہم (قرآن میں) پہلے سنا چکے ہیں، اور وہ جن کا حال ہم نے تمہیں نہیں سنایا، اور (اسی طرح) اللہ نے موسیٰ سے کلام کیا جیسا کہ واقعی طور پر کلام کرنا ہوتا ہے

یہ تمام رسول (خدا پرستی اور نیک عملی کے نتائج کی) خوشخبری دینے والے اور (انکارِ حق کے نتائج سے)

يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ وَلَا تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ إِلَّا الْحَقَّ
إِنَّمَا الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ رَسُولُ اللَّهِ وَكَلِمَتُهُ أَلْقَاهَا
إِلَى مَرْيَمَ وَرُوحٌ مِنْهُ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ وَلَا تَقُولُوا
ثَلَاثَةٌ انْتَهُوا خَيْرًا لَكُمْ إِنَّمَا اللَّهُ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ سُبْحَانَهُ أَنْ يَكُونَ
لَهُ وَلَدٌ لَهُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ وَكَفَى بِاللَّهِ وَكِيلًا

اہل کتاب کی ایک بہت بڑی گمراہی دین میں غلو ہے یعنی حقیقت و اعتدال سے متجاوز ہو کر بہت دور تک چلے جانا۔ اگر کسی کی محبت و تعظیم پر آگئے، تو اتنی تعظیم کی کہ اسے خدا کے درجہ تک پہنچا دیا۔ مخالفت کی کہ اس کی صداقت سے ہی انکار کر دیا۔ اگر زہد و عبادت کی راہ اختیار کی تو اتنی دور تک چلے گئے کہ رہبانیت تک پہنچ گئے۔ اگر دنیا کے پیچھے پڑے تو اتنے مجبوت ہو گئے کہ نیک و بد کی تمیز ہی اٹھا دی

یہود و نصاریٰ اسی گمراہی کے شکار ہوئے

یہاں خطاب عیسائیوں سے ہے کہ انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی محبت و تعظیم میں اس قدر غلو کیا کہ انہیں خدا کا بیٹا بنا دیا، اور ایک خدا کی جگہ تین خداؤں کا اعتقاد پیدا کر لیا یعنے باپ، بیٹا، اور روح القدس

اے اہل کتاب! اپنے دین میں غلو نہ کرو (یعنے حقیقت و اعتدال سے گزر نہ جاؤ) اور اللہ کے بارے میں حق کے سوا کچھ نہ کہو۔ مریم کا بیٹا عیسیٰ مسیح اس کے سوا کچھ نہیں کہ اللہ کا رسول ہے اور اس کے کلمہ (بشارت) کا ظہور ہے جو مریم پر القا کیا گیا تھا، نیز ایک روح ہے جو اس کی جانب سے بھیجی گئی پس چاہیے کہ اللہ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ، اور یہ بات نہ کہو کہ خدا تین ہیں۔ دیکھو، ایسی بات کہنے سے باز آجاؤ۔ کہ تمہارے لئے بہتری ہو۔ حقیقت اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اللہ ہی اکیلا معبود ہے (اس کے سوا کوئی نہیں) وہ اس سے پاک ہے کہ اس کے لئے کوئی بیٹا ہو۔ آسمانوں میں اور زمین میں جو کچھ ہے سب اسی کے لیے ہے (وہ بھلا اپنے کاموں کے لئے اس بات کا کیوں محتاج

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَظَلَمُوْا لَمْ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَغْفِرَ لَهُمْ
وَلَا لِيَهْدِيَهُمْ طَرِيْقًا ۙ اِلَّا طَرِيْقَ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ
اَبَدًا ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَ
كُمُ الرَّسُوْلُ بِالْحَقِّ مِنْ رَّبِّكُمْ فَاٰمِنُوْا خَيْرًا لَّكُمْ ؕ وَاِنْ
تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا
حَكِيْمًا ۝

روکا، تو بلاشبہ وہ (سیدھے راستے سے) بھٹک گئے ۔ اور ایسے بھٹکے کر دور و دراز راہوں میں گم ہو گئے ۔

جن لوگوں نے کفر کیا اور ظلم (میں بھی بے باک ہو گئے، اور مرتے دم تک اسی حالت میں سرشار رہے) تو خدا انہیں کبھی بخشنے والا نہیں ۔ نہ انہیں (کامیابی کی) کوئی راہ دکھائیگا ۔ بجز جہنم کی راہ کے جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے ۔، اور اللہ کے لئے ایسا نہ کرنا بالکل سہل ہے (کوئی نہیں جو اس کے قوانین کے نفاذ میں رکاوٹ ڈال سکے)

اے افرادِ نسلِ انسانی! بلاشبہ الرسول (یعنے پیغمبر اسلام) تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہارے پاس سچائی کے ساتھ آگیا ہے (اور اس کی سچائی اب کسی کے جھٹلائے جھٹلائی نہیں جا سکتی) پس ایمان لاؤ کہ تمہارے لیے (اسی میں) بہتری ہے) اور (دیکھو) اگر تم کفر کروگے تو آسمان و زمین میں جو کچھ ہے ۔ سب اللہ ہی کے لئے ہے (تمہاری شقاوت خود تمہارے ہی آگے آئیگی) اور (یاد رکھو) اللہ (سب کچھ) جاننے والا) اور (اپنے تمام کاموں میں) حکمت رکھنے والا ہے

دُونِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۝ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَكُمْ
بُرْهَانٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَاَنْزَلْنَاۤ اِلَيْكُمْ نُوْرًا مُّبِيْنًا ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَاعْتَصَمُوْا بِهٖ فَسَيُدْخِلُهُمْ فِيْ رَحْمَةٍ
مِّنْهُ وَفَضْلٍ ۙ وَّيَهْدِيْهِمْ اِلَيْهِ صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝
يَسْتَفْتُوْنَكَ ۗ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ۗ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ

برہان سے مقصود برہان ہے۔ یعنے سرتاسر دلیل و حجت، اور قرآن "نور مبین" ہے یعنے واضح و آشکارا روشنی! برہان کے ساتھ جہل و گمان جمع نہیں ہو سکتا۔ اور روشنی کے ساتھ تاریکی دکھوری راہ نہیں پاسکتی

لوگو! تمہارے پاس تمہارے پروردگار کی طرف سے برہان (یعنے دلیل و حجت) آ گئی اور ہم نے تمہاری طرف چمکتی ہوئی روشنی بھیج دی، پس جو لوگ ایمان لائے اور اس کا سہارا مضبوط پکڑ لیا، تو وہ اُنہیں عنقریب اپنی رحمت کے سائے میں داخل کرے گا، اور ان پر اپنا فضل کرے گا۔ اور انہیں اپنے تک پہنچنے کی راہ دکھا دیگا ایسی راہ جو بالکل سیدھی راہ ہے!

سورت کی ابتدا قرابت داروں کے حقوق و احکام سے ہوئی تھی پھر درمیان میں بھی سلسلہ بیان اسی طرف کو پھر گیا تھا۔ اب سورت کا خاتمہ بھی اسی پر ہے۔

کلالہ کی میراث کا حکم جو آیت (۲) میں گذر چکا ہے تین صورتوں میں سے صرف ایک صورت کے

(اے پیغمبر!) لوگ تم سے کلالہ کے بارے میں (یعنے ایسے آدمی کی میراث کے بارے میں جس کے نہ تو باپ ہو نہ اولاد) فتویٰ کرتے ہیں۔ کہہ دو، اللہ تمہیں کلالہ کے بارے میں حسب ذیل حکم دیتا ہے۔

اگر کوئی ایسا مرد مر جائے جس کے

لَنْ يَّسْتَنْكِفَ الْمَسِيْحُ اَنْ يَّكُوْنَ عَبْدًا لِّلّٰهِ وَلَا الْمَلٰٓئِكَةُ
الْمُقَرَّبُوْنَ وَمَنْ يَّسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهٖ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ
اِلَيْهِ جَمِيْعًا ۝ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيْهِمْ
اُجُوْرَهُمْ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ وَاَمَّا الَّذِيْنَ اسْتَنْكَفُوْا
وَاسْتَكْبَرُوْا فَيُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا اَلِيْمًا ۙ وَّلَا يَجِدُوْنَ لَهُمْ مِّنْ

ہونے لگا۔ کہ کسی کو بیٹا بنا کر دنیا میں بھیجے؟) کارساز ہی کے لیے خدا کا کارساز ہونا بس ہے

مسیح کو ہرگز اس بات میں عار نہیں کہ وہ خدا کا بندہ سمجھا جائے، اور نہ خدا کے مقرب فرشتوں کو اس سے ننگ و عار ہے، جو کوئی خدا کی بندگی میں ننگ و عار سمجھے اور گھمنڈ کرے، تو (وہ گھمنڈ کرکے جائے گا کہاں؟) وہ وقت دور نہیں کہ خدا سب کو (قیامت کے دن) اپنے حضور جمع کرے گا۔

(اس دن) ایسا ہوگا کہ جو لوگ ایمان لائے ہیں۔ اور نیک کام کیے ہیں، تو ان کی نیکیوں کا پورا پورا بدلہ انہیں دے گا اور اپنے فضل سے اس میں زیادتی فرمائے گا۔ لیکن جن لوگوں نے (خدا کی) بندگی کو ننگ و عار سمجھا۔ اور گھمنڈ کیا، تو انہیں (پاداش جرم میں) ایسا عذاب دے گا۔ جو دردناک عذاب ہوگا،

اور اس دن انہیں خدا کے سوا نہ کوئی رفیق ملے گا۔ اور نہ مددگار

الْمَآئِدَۃ

مَدَنِیَّۃٌ وَّھِیَ مِائَۃٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰیَۃً

مدنی ۔ ۱۲۰ ۔ آیتیں

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ اُحِلَّتْ لَکُمْ بَھِیْمَۃُ

مسلمانو! اپنے معاہدے پورے کرو۔ یعنے احکام الٰہی کی اطاعت کا جو عہد کر چکے ہو اسے سچائی کے ساتھ پورا کرو۔ سچائی سے ساتھ پورا کرنا یہ ہے کہ جن باتوں کے کرنے کا حکم دیا جائے کرو۔ جن سے روک دیا جائے رک جاؤ۔

چنانچہ اس کے بعد ہی اوامر و نواہی کا بیان شروع ہو جاتا ہے اور پوری سورت میں جستہ جستہ بہت سے احکام آ گئے ہیں۔ (۱) مویشی جانوروں کا گوشت حلال ہے مگر ان کے بعد آگے چل کر مستثنیٰ کر دیئے گئے ہیں۔ یہاں انعام کا لفظ آیا ہے "انعام" کا زیادہ تر اطلاق اونٹ گائے اور بھیڑ بکری پر ہوتا ہے۔

(۲) حج اور عمرہ کے لئے جب احرام باندھ لیا تو یہ احرام کی حالت ہوئی۔ احرام کی حالت میں شکار کرنا جائز نہیں۔

(۳) خدا کے شعائر کی بے حرمتی نہ کرو یعنے جو مقدس نشانیاں خدا پرستی کی ٹھہرا دی گئی ہیں اور جو رسوم و آداب بن چکے ہیں۔ ان کی بے حرمتی نہ کرو۔

(۴) از انجملہ حرمت کے مہینے ہیں۔ یعنی

مسلمانو! اپنے معاہدے پورے کرو! ۔ تمہارے لیے مویشی جانور حلال کر دیے گئے ہیں (یعنے ان کا گوشت کھانا حلال کر دیا گیا ہے) ۔ مگر وہ جن کی نسبت آگے چل کر حکم سنایا جائیگا لیکن جب احرام کی حالت میں ہو تو شکار کرنا حلال نہ سمجھو۔ بلاشبہ اللہ جیسا کچھ چاہتا ہے حکم دے دیتا ہے!

مسلمانو! خدا کے شعائر کی (یعنی خداپرستی کی مقرر کی ہوئی نشانیوں اور آداب و رسوم کی) بے حرمتی نہ کرو۔ اور نہ اُن مہینوں کی بے حرمتی کرو جو حرمت کے مہینے ہیں۔ اور

لَيْسَ لَهُ وَلَدٌ وَلَهُ أُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ
يَرِثُهَا إِنْ لَمْ يَكُنْ لَهَا وَلَدٌ فَإِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا
الثُّلُثَانِ مِمَّا تَرَكَ وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ
مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ أَنْ تَضِلُّوا وَاللَّهُ
بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ

لیے تھا۔ یہاں بقیہ دو صورتیں بھی بیان کردی ہیں۔ یعنی اگر کلالہ کے وارث یعنی بھائی بہن ہوں یا علاتی ہوں (باپ ایک مائیں مختلف) تو ترکہ کی تقسیم بیان کر دی

اولاد نہ ہو (اور نہ باپ دادا) اور اس کے بہن ہو، تو جو کچھ مرنے والا چھوڑ مرا ہے، اس کا آدھا بہن کا حصہ ہوگا۔ اور بہن مر جائے، اور اس کے اولاد نہ ہو، تو اس کے سارے مال، کا وارث وہ بھائی ہی ہوگا۔

پھر اگر دو بہنیں ہوں (یا دو سے زیادہ) تو انہیں ترکے میں دو تہائی ملے گا۔

اور اگر بھائی بہن ملے جلے ہوں، کچھ مرد، کچھ عورتیں، تو پھر اسی قاعدے سے تقسیم ہوں گے کہ مرد کے لیے دو عورتوں کے برابر حصہ۔ اللہ تمہارے لیے اپنے احکام واضح کر دیتا ہے، تاکہ گمراہ نہ ہو، اور اللہ تمام باتوں کا علم رکھنے والا ہے!

وَإِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوا ۚ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ
أَنْ صَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ أَنْ تَعْتَدُوا ۘ وَتَعَاوَنُوا
عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ۚ وَا
تَّقُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۝ حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ

کے ساتھ معاملہ کرنے میں تمہارا دستور العمل یہ ہونا چاہیے کہ نیک کام میں مدد کرنا برائی میں نہ کرنا، وہ ظلم کریں۔ تو یہ بری بات ہے اس میں مدد نہ کرو لیکن اگر حج و زیارت کو جائیں تو یہ بھلائی کی بات ہے۔ اس میں کیوں رکاوٹ ڈالو؟

اس آیت میں جو قاعدہ بتایا گیا ہے وہ مسلمانوں کے تمام کاموں کے لئے ایک عام دستور العمل ہے جو کوئی نیک کام کرے اس کی مدد کرو۔ اگرچہ مسلمان نہ ہو۔ اور اگرچہ مخالف ہو جو کوئی برائی کرے۔ اس کی مدد نہ کرو۔ اگرچہ مسلمان ہو۔ اور اگرچہ تمہارا ساتھی ہو نیز یہ بات بھی معلوم ہو گئی ہے۔ کہ اگر بت پرست بھی خدا کی تعظیم و عبادت کی کوئی بات کریں۔ تو اس کی بے حرمتی نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ خدا کی تعظیم و عبادت بہرحال خدا ہی کی تعظیم و عبادت ہے

آیت (۳) میں دین کی تکمیل کا اعلان ہے سورۃ بقرہ کی آیت (۱۲۸) میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا نقل کی تھی کہ ان کی نسل میں امت مسلمہ پیدا ہو جائے

پھر آیت (۱۵۰) میں فرمایا تھا خدا

ہو کر احرام اتار دو) تو پھر شکار کر سکتے ہو۔

اور (دیکھو) ایسا نہ ہو کہ ایک گروہ کی دشمنی تمہیں اس بات پر ابھار دے کہ زیادتی کرنے لگو، کیونکہ انہوں نے مسجد حرام سے تمہیں روک دیا تھا (تمہارا دستور العمل تو یہ ہونا چاہیے کہ) نیکی اور پرہیزگاری کی ہر بات میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔ گناہ اور ظلم کی بات میں نہ کرو۔ اور دیکھو! اللہ کی نافرمانی کے نتائج سے ڈرو یقیناً وہ (پاداش عمل میں) سخت سزا دینے والا ہے!

(مسلمانو!) تم پر یہ چیزیں
حرام کر دی گئی ہیں:
مردار جانور۔

الْأَنْعَامِ إِلَّا مَا يُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ غَيْرَ مُحِلِّي الصَّيْدِ وَأَنتُمْ حُرُمٌ ۗ
إِنَّ اللَّهَ يَحْكُمُ مَا يُرِيدُ ○ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تُحِلُّوا
شَعَائِرَ اللَّهِ وَلَا الشَّهْرَ الْحَرَامَ وَلَا الْهَدْيَ وَلَا الْقَلَائِدَ
وَلَا آمِّينَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّن رَّبِّهِمْ وَ
رِضْوَانًا ۚ

ذی قعدہ ۔ ذی الحج ۔ محرم ۔ رجب) یہی مہینے میں حاجیوں کی آمد و رفت رہتی ہے پس ان میں جنگ نہ کرو۔ اور حاجیوں کے جان و مال کو نقصان نہ پہنچاؤ۔ البتہ اگر دشمنوں کی طرف سے حملہ ہو جائے تو تمہیں لڑنا پڑے گا جیسا کہ سورۂ بقرہ کی آیت (نمبر ۱۹۱) میں حکم دیا جا چکا ہے۔

(۵) نہ تو قربانی اور خدا کی نیاز کے جانوروں کو لوٹو، جو دُور دور سے مکہ میں لائے جاتے ہیں۔ نہ حاجیوں اور تاجروں کو نقصان پہنچاؤ۔ جو خدا کی عبادت کے لئے اور کاروبار و تجارت کے لئے مکہ کا قصد کرتے ہیں۔ مقدس مقام کے جانے والوں کو نقصان پہنچانا اس مقام کی توہین کرنا ہے۔

(۶) مشرکین مکہ نے تمہیں مسجد حرام سے روکا تھا، تو اب اس کے انتقام میں ایسا نہ کرو۔ کہ ان کی جو جماعت حج کے لئے جا رہی ہو اسے روک دو۔ یا اس پر حملہ کر دو۔ ایک دوسرے

نہ (حج کی) قربانی کی۔ نہ اُن جانوروں کی، جن کی گردنوں میں (بطور علامت کے) پٹے ڈال دیتے ہیں (اور کعبہ پر چڑھانے کے لئے دور دور سے لائے جاتے ہیں) نیز ان لوگوں کی بھی بے حرمتی نہ کرو (یعنے ان کی راہ میں رکاوٹ نہ ڈالو۔ اور انہیں کسی طرح کا نقصان نہ پہنچاؤ) جو بیتِ حرام (یعنی کعبہ) کا قصد کرتے ہیں، اور اپنے پروردگار کا فضل اور اس کی خوشنودی ڈھونڈتے ہیں[1]

اور جب تم احرام کی حالت سے باہر آ جاؤ (یعنی حج اور عمرہ سے فارغ

---

[1] قرآن کا اسلوب بیان یہ ہے کہ وہ مال و دولت کو خدا کے فضل سے تعبیر کرتا ہے۔ اس لیے یہاں فضل سے مقصود کاروبار و تجارت اور اس کا فائدہ ہے

اَلْيَوْمَ يَئِسَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ دِيْنِكُمْ فَلَا تَخْشَوْهُمْ وَاخْشَوْنِ ۚ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ فِيْ مَخْمَصَةٍ غَيْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ ۙ فَاِنَّ اللّٰهَ

(مسلمانو!) جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی تھی۔ وہ آج تمہارے دین کی طرف سے مایوس ہو گئے ہیں (کہ تم راہِ حق کو چھوڑ کر ان کا طریقہ اختیار کرنے والے نہیں) پس اُن سے نہ ڈرو۔ مجھ سے ڈرو (اور میرے حکم کی تعمیل کرو)

آج کے دن میں نے تمہارے لیے، تمہارا دین کامل کر دیا۔ اور اپنی نعمت تم پر پوری کر دی۔ اور تمہارے لئے پسند کر لیا۔ کہ دین، اسلام ہو!

پس (دیکھو) جو کوئی بھوک سے بے بس ہو جائے، یہ بات نہ ہو کہ (دانستہ) گناہ کرنا چاہیے (اور کوئی حرام چیز کھالے) تو اللہ بخشنے والا۔ رحمت رکھنے والا ہے!

جانوروں کے حلال و حرام ہونے کے احکام میں تکمیل دین کا ذکر اس لئے کیا گیا۔ کہ اسلام سے پہلے کھانے پینے میں مذہبی عقائد نہایت درجہ سخت اور تنگ تھے۔ یہ اسلام کی خصوصیت ہے۔ کہ اس نے بے جا قیدیں ہٹا دیں۔ اور وہم پرستی کے عنصر سے دین کو پاک کر دیا۔ پس فرمایا۔ اب کہ دین کامل ہو

(اے پیغمبر!) لوگ تم سے پوچھتے ہیں، کیا کیا چیزیں ان کے لئے حلال ہیں؟ تم کہو جتنی اچھی چیزیں ہیں۔ سب تم پر حلال کر دی گئی ہیں۔ اور شکاری جانور جو تم نے شکار کے لیئے سدھا

الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللَّهِ
بِهِ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ
وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى
النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذَٰلِكُمْ فِسْقٌ ط

خون
سؤر کا گوشت
وہ (جانور) جو غیر خدا کے نام پہ پکارا جائے۔
گلا گھونٹ کر مارا ہوا
چوٹ لگا کر مارا ہوا
وہ جو بلندی سے گر کر مر جائے

جاتا ہے۔ تم پہ اپنی نعمت پوری کرے یہاں فرمایا۔ آج کے دن خدا نے تم پہ اپنی نعمت پوری کر دی۔ اور امت مسلمہ اپنے تمام مقاصد وخصائص کے ساتھ ظہور میں آ گئی
یہ آیت حجۃ الوداع کے موقعہ پہ نازل ہوئی تھی جو پیغمبر اسلام (صلعم) کا آخری حج تھا جس کے تقریباً تین ماہ بعد وہ دنیا سے تشریف لے گئے (بخاری عن عمرؓ)

وہ جو کسی جانور کے سینگ مارنے سے مر جائے
وہ، جسے درندہ پھاڑ کھائے
مگر۔ ہاں (وہ حرام نہیں) جسے تم (اس کے مرنے سے پہلے) ذبح کر لو[1]
وہ جانور جو کسی تھان پر (چڑھا کر) ذبح کیا جائے (یعنی ان مقاموں میں ذبح کیا جائے۔ جو بت پرستوں نے نذر و نیاز چڑھانے کے لئے ٹھہرا رکھے ہیں) اور یہ بات بھی کہ (کسی جانور کا گوشت یا کوئی اور چیز بطور جوئے کے) تیروں کے پانسوں سے آپس میں تقسیم کرو (جیسا کہ مشرکین عرب کیا کرتے تھے) یہ گناہ کی بات ہے۔

[1] یعنی مردار، سور، اور غیر خدا کے نام پر ذبح کئے ہوئے جانور تو ہر حال میں حرام ہیں۔ لیکن ان کے علاوہ جنہیں حرام بتلایا گیا ہے۔ اگر وہ ایسی حالت میں ہوں کہ مرنے سے پہلے ذبح کر سکو تو حرام نہیں۔

حِلٌّ لَّكُمْ ۖ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ ۖ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ
وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ إِذَا
آتَيْتُمُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ مُحْصِنِينَ غَيْرَ مُسَافِحِينَ وَلَا مُتَّخِذِي
أَخْدَانٍ ۗ وَمَن يَكْفُرْ بِالْإِيمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ وَهُوَ
فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ

حالت نہیں۔

چیزیں تم پر حلال کر دی گئیں (جو بے جا قیدیں لوگوں نے اپنے پیچھے لگا رکھی تھیں۔ سب دور ہو گئیں) ان لوگوں کا کھانا جنہیں کتاب دی گئی ہے۔ تمہارے لیے حلال ہے۔ اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے!

نیز تمہارے لیے مسلمان بی بیاں اور ان لوگوں کی بیبیاں جنہیں تم سے پہلے کتاب دی گئی ہے۔ حلال ہیں بشرطیکہ ان کے مہر ان کے حوالے کرو۔ اور مقصود قید نکاح میں لانا ہو۔ یہ بات نہ ہو کہ نفس پرستی کے لئے بدکاری کی جائے یا چوری چھپے بدعملی کی جائے۔ اور یاد رکھو! جو کوئی ایمان سے منکر ہوا۔ تو اس کے تمام کام اکارت گئے اور آخرت میں اس کی جگہ تباہ کاروں میں ہو گی۔

وضو اور تیمم کا حکم۔ فرمایا۔ خدا نہیں چاہتا کہ تمہیں کسی طرح کی مشقت اور تنگی میں ڈالے یعنی وضو کا حکم اس لئے نہیں ہے کہ تمہارے پیچھے بے جا قیدیں لگا دی جائیں

مسلمانو! جب تم نماز کے لیے آمادہ ہو۔ تو چاہیے۔ کہ اپنا منہ اور ہاتھ کہنیوں تک دھو لیا کرو

غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ يَسْـَٔلُوْنَكَ مَاذَآ اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ
لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِّنَ الْجَوَارِحِ مُكَلِّبِيْنَ
تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَكُمُ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّآ اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ
وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِيْعُ الْحِسَابِ ○
اَلْيَوْمَ اُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ

ہو گیا ہے تمہارے لیے سب سختیاں باقی نہیں رہیں۔ اگر کوئی آدمی بھوک سے مر رہا ہو۔ اور حلال چیز میسر نہ آسکے تو حرام چیز کھا کر اپنی جان بچا سکتا ہے۔

چونکہ لوگ پہلی پابندیوں اور سختیوں کے عادی رہ چکے تھے اس لیے بار بار پوچھتے تھے کہ ہمارے لیے کیا کیا چیزیں حلال ہیں؟ آیت (۴) میں فرمایا تمام اچھی چیزیں حلال ہیں۔ صرف انہی چیزوں سے روک دیا گیا ہے جو اچھی نہیں ہیں

سدھایا ہوا شکاری کتا یا پرندہ اگر شکار پکڑے اور خود نہ کھائے تمہارے پاس لے آئے تو اس میں بھی کوئی روک نہیں البتہ شکاری جانور چھوڑتے ہوئے خدا کا نام لے لیا کرو۔ جس طرح ذبح کے وقت لیا کرتے ہیں

اہل کتاب کا کھانا بھی تمہارے لیے حلال ہے۔ یعنی ان کا ذبح کیا ہوا جانور بھی تمہارے لیے حلال ہے۔

ضمناً اس حکم کی بھی تصریح کر دی۔ کہ ان کی عورتوں سے نکاح کرنے کی بھی کوئی

رکھے ہوں اور شکار کا طریقہ: جیسا کچھ خدا نے تمہیں سکھا دیا ہے (یعنی خدا کی دی ہوئی عقل و ذہانت سے تم نے نکال لیا ہے) انہیں سکھا دو۔ تو جو کچھ وہ (شکار پکڑ لیں اور) تمہارے لیے بچائے رکھیں۔ تم اسے (بے کھٹکے) کھا سکتے ہو۔ مگر چاہیے کہ (شکاری جانور چھوڑتے ہوئے) خدا کا نام لے لیا کرو (جس طرح ذبح کرتے ہوئے لیا کرتے ہو) اور (ہر حال میں) اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرتے رہو (یاد رکھو) اللہ (اعمال کا) حساب لینے میں بہت تیز ہے

آج (کہ دینِ حق اپنے ظہور میں کامل ہو گیا ہے) تمام اچھی

حَرَجٍ وَّلٰكِنْ يُّرِيْدُ لِيُطَهِّرَكُمْ وَلِيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكُمْ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ○ وَاذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمِيْثَاقَهُ الَّذِيْ
وَاثَقَكُمْ بِهٖٓ اِذْ قُلْتُمْ سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ
عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْا
قَوّٰمِيْنَ لِلّٰهِ شُهَدَاۗءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ ۸

گواں کا عہد ایمان یاد دلایا ہے [illegible] ظہور میں آگیا۔ نعمت الٰہی پوری کردی گئی اب تمہارا فرض ہے کہ تذکیر نعمت سے غافل نہ ہو۔ اور اطاعت حق میں اخلاص و استقامت کے ساتھ کوشاں رہو

اس کے بعد فرمایا۔ دین کی تکمیل اور نعمت کا اتمام چاہتا ہے کہ اپنی سیرت و کردار میں سرتاسر حق و صداقت کا پیکر بن جاؤ۔ تمہیں "قوامین للّٰہ" اور "شہداء بالقسط" ہونا چاہیے یعنی مضبوطی کے ساتھ حق کے لئے کھڑے ہونے والے، اور حق و انصاف کے لئے شہادت دینے والے، اپنا ہو یا پرایا۔ موافق ہو یا مخالف، دوست ہو یا دشمن، جس کسی سے معاملہ کرو انصاف کے ساتھ کرو۔ اور جس کے حق میں کوئی بات کہو، انصاف کی کہو۔

اس کا عہد و پیمان نہ بھولو۔ جو وہ مضبوطی کے ساتھ تم سے ٹھہرا چکا ہے جب تم نے دعوت ایمان قبول کرتے ہوئے کہا تھا "خدایا ہم نے تیرا فرمان سنا۔ اور ہم نے اسے قبول کیا" (تو گویا تم نے اطاعت حق کا عہد و پیمان باندھ لیا تھا) اور (دیکھو ہر حال میں) خدا (کی نافرمانی کے نتائج) سے ڈرتے رہو۔ جو کچھ (تمہارے) سینوں میں چھپا ہوتا ہے (وہ) اسے پوری طرح جانتا ہے۔!

مسلمانو! ایسے ہو جاؤ کہ خدا (کی سچائی) کے لیے مضبوطی سے قائم رہنے والے اور انصاف کے لئے گواہی دینے والے ہو۔ اور (دیکھو) ایسا کبھی نہ ہو کہ کسی گروہ کی دشمنی تمہیں اس بات کے لئے ابھار دے

إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوا ۚ وَإِنْ كُنْتُمْ مَرْضَىٰ أَوْ عَلَىٰ سَفَرٍ أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُمْ مِنَ الْغَائِطِ أَوْ لَامَسْتُمُ النِّسَاءَ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَمَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ ۚ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ

اور سر کا مسح کر لو، نیز اپنے دونوں پاؤں ٹخنوں تک دھو لو۔ اگر نہانے کی حاجت ہو تو چاہیے (نہا کر) پاک وصاف ہو جاؤ۔

بلکہ مقصود ہے۔ کہ تم میں صفائی اور پاکیزگی پیدا ہو۔ اور تمہیں پاک اور شائستگی ازکھنے والی جماعت بنا کر تم پر اپنی نعمتِ ہدایت پوری کر دے۔

اگر تم بیمار ہو (اور پانی کا استعمال مضر ہو) یا سفر میں ہو (اور پانی کی جستجو دشوار ہو) یا ایسا ہو کہ تم میں سے کوئی جائے ضرور سے (ہو کر) آیا ہو یا تم نے عورت کو چھوا ہو اور پانی میسر نہ آئے تو اس حالت میں چاہیے۔ کہ (وضو کی جگہ) پاک مٹی سے کام لو۔ اور (طریقہ اس کا یہ ہے کہ) اپنے منہ اور ہاتھوں پر اس سے مسح کر لو۔ اللہ نہیں چاہتا کہ تمہیں کسی طرح کی مشقت اور تنگی میں ڈالے۔ بلکہ چاہتا ہے (اس طرح کے اعمال کے ذریعہ) تمہیں پاک وصاف رکھے۔ نیز یہ کہ (تمہیں پاک شائستہ جماعت بنا کر) تم پر اپنی نعمت (ہدایت) پوری کر دے۔ تاکہ تم شکر گذار ہو (یعنی نعمت الہی کے قدر شناس ہو)

اور دیکھو، اللہ نے تم پر جو انعام کیا ہے، اس کی یاد سے غافل نہ ہو، اور

سورت کے آغاز میں فرمایا تھا۔ اپنے معاہدے پورے کرو یعنی احکام حق کی اطاعت کا عہد پورا کرو۔ یہاں پھر مسلمانوں

فَكَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنكُمْ ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ ۚ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ
الْمُؤْمِنُونَ ۝ وَلَقَدْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَائِيلَ
وَبَعَثْنَا مِنْهُمُ اثْنَيْ عَشَرَ نَقِيبًا ۖ وَقَالَ اللَّهُ إِنِّي مَعَكُمْ ۖ
لَئِنْ أَقَمْتُمُ الصَّلَاةَ وَآتَيْتُمُ الزَّكَاةَ وَآمَنتُم
بِرُسُلِي وَعَزَّرْتُمُوهُمْ وَأَقْرَضْتُمُ اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا
لَّأُكَفِّرَنَّ عَنكُمْ سَيِّئَاتِكُمْ وَلَأُدْخِلَنَّكُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي

یہاں سے سلسلہ بیان کا رخ اہل اہل کتاب کی طرف متوجہ ہوتا ہے (تا کہ اُن کے حالات سے مسلمان عبرت پکڑیں) فرمایا جس طرح اللہ نے تم سے ایمان و عمل کا عہد لیا ہے، بنی اسرائیل سے بھی لیا تھا۔ لیکن انہوں نے اطاعت کی جگہ شقاوت کی راہ اختیار کی۔ پس نہ ہو کہ تم بھی ایمان و عمل کا عہد فراموش کر بیٹھو۔

اور دیکھو یہ واقعہ ہے کہ اللہ نے بنی اسرائیل سے (بھی) عہد (اطاعت) لیا تھا، اور ان میں بارہ سردار مقرر کر دیے تھے۔ اللہ نے فرمایا تھا، دیکھو، میں تمہارے ساتھ ہوں (یعنی میری مدد تمہارے ساتھ ہے)، اگر تم نے نماز قائم رکھی زکوٰۃ ادا کرتے رہے، میرے تمام رسولوں پر جو تمہاری ہدایت کے لیے آتے رہیں گے، ایمان لائے اور ان کی مدد کی اور اللہ کو قرضِ نیک دیتے رہے (یعنی نیکی کی راہ میں اپنا مال خرچ کرتے رہے)، تو میں ضرور تم پر سے تمہاری برائیاں محو کر دوں گا۔ اور تمہیں ضرور (راحت و کامرانی کے) باغوں میں داخل کر دوں گا۔ جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی (اور اس لیے ان کی شادابی کبھی مرجھانے والی نہیں) پھر تم میں سے جس کسی نے اس کے

قَوْمٍ عَلٰٓى اَلَّا تَعْدِلُوْا ؕ اِعْدِلُوْا ۟ هُوَ اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؗ وَ
وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَعَدَ اللّٰهُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ
اَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَآ اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوْا نِعْمَتَ
اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ هَمَّ قَوْمٌ اَنْ يَّبْسُطُوْٓا اِلَيْكُمْ اَيْدِيَهُمْ

کہ (اس کے ساتھ) انصاف نہ کرو (ہر حال میں) انصاف کرو کہ یہی تقویٰ سے لگتی ہوئی بات ہے۔ اور (اللہ) کی نافرمانی کے نتائج سے ڈرو تم جو کچھ کرتے ہو۔ وہ اس کی خبر رکھنے والا ہے

جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کیے تو اللہ کا ان سے وعدہ ہے کہ ان کے لئے مغفرت ہوگی اور بہت ہی بڑا اجر ہوگا۔ لیکن جن لوگوں نے انکار کیا۔ اور ہماری آیتوں کو سرکشی و شرارت سے، جھٹلایا تو وہ دوزخی ہیں (انہوں نے مغفرت و اجر کی جگہ تباہی و عذاب کی راہ پسند کر لی)۔

مسلمانو! اپنے اوپر اللہ کا وہ احسان یاد کرو۔ کہ جب ایک گروہ نے پورا ارادہ کر لیا تھا کہ (جنگ و ہلاکت کا) تم پر ہاتھ بڑھائے۔ تو خدا نے (اپنے فضل و کرم سے ایسا کیا کہ) اس کے ہاتھ تمہارے خلاف بڑھنے سے رک گئے (اور تمہیں کسی طرح کا گزند نہ پہنچا) اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ ہی ہے جس پر مومنوں کو بھروسہ رکھنا چاہیے

يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ ۝ وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ
أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا
بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَسَوْفَ
يُنَبِّئُهُمُ اللَّهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ
قَدْ جَاءَكُمْ رَسُولُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ كَثِيرًا مِّمَّا كُنتُمْ تُخْفُونَ

تھوڑے ہیں، جو ایسا نہیں کرتے۔ پس (اے پیغمبر!) تمہیں چاہیے کہ ان کی (ان خیانتوں سے) درگزر کرو، اور ان کی طرف سے اپنی توجہ ہٹالو۔ بلاشبہ اللہ انہی کو دوست رکھتا ہے۔ جو نیک کردار ہوتے ہیں!

عیسائیوں نے بھی ایمان و عمل کا عہد فراموش کر دیا اور راہ راست سے بھٹک گئے۔ وہ بہت سے فرقوں میں بٹ گئے ہیں، اور ہر فرقہ دوسرے فرقہ کی دشمنی میں سرگرم ہو گیا۔ یہ باہمی دشمنی یہاں تک بڑھ چکی ہے۔ کہ قیامت تک دور ہونے والی نہیں چنانچہ عیسائیوں میں صدیوں تک مذہبی فرقہ آرائی قائم رہی اور جس فرقہ کی بن پڑی۔ اس نے دوسرے فرقہ کو خاک و خون میں ملا دیا۔ اب سیاسی اور اقتصادی فرقہ آرائی ہے، اور باہمی بغض و عداوت میں یہ فرقہ آرائی پچھلی فرقہ آرائی سے بھی زیادہ ہولناک ہے۔

اس ذکر سے مقصود یہ تھا کہ مسلمانوں کو عبرت ہو۔ اور فرقہ آرائی کی گمراہی سے اپنی نگہداشت کریں، لیکن افسوس کہ مسلمان بھی اسی گمراہی میں مبتلا ہو گئے

اور جو لوگ اپنے آپ کو نصاریٰ[1] کہتے ہیں (یعنی مسیحی) ان سے بھی ہم نے (ایمان و عمل کا) عہد لیا تھا۔ لیکن پھر ایسا ہوا کہ جس بات کی نصیحت کی گئی تھی، اس سے کچھ بھی فائدہ اٹھانا ان کے حصے میں نہ آیا۔ اسے بالکل فراموش کر بیٹھے (اور ایک دین پر اکٹھے رہنے کی جگہ بہت سی ٹولیوں میں بٹ گئے) پس ہم نے ان کے (مختلف فرقوں کے) درمیان قیامت تک کیلئے دشمنی اور کینے کی آگ بھڑکا دی (یعنی جب وہ ہدایت سے برگشتہ ہو کر مختلف فرقوں میں بٹ گئے، تو ہمارے مقررہ قانون کے

[1] ابتدا میں جب مسیحیت پھیلی تھی تو عیسائیوں کے تئیں ناصریہ یعنی نصرانی کہتے تھے۔ عرب میں بھی یہی نام زبانوں پر چڑھ گیا تھا، اور عیسائی بھی اپنے آپ کو نصاریٰ کہا کرتے تھے۔ چنانچہ قرآن حکیم بھی انہیں اسی نام سے یاد کرتا ہے

مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۚ فَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَٰلِكَ مِنكُمْ فَقَدْ ضَلَّ سَوَاءَ السَّبِيلِ ۝ فَبِمَا نَقْضِهِم مِّيثَاقَهُمْ لَعَنَّاهُمْ وَجَعَلْنَا قُلُوبَهُمْ قَاسِيَةً ۖ يُحَرِّفُونَ الْكَلِمَ عَن مَّوَاضِعِهِ ۙ وَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ ۚ وَلَا تَزَالُ تَطَّلِعُ عَلَىٰ خَائِنَةٍ مِّنْهُمْ إِلَّا قَلِيلًا مِّنْهُمْ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاصْفَحْ ۚ إِنَّ اللَّهَ

بعد (بھی) انکار حق کی راہ اختیار کی، تو یقیناً اس نے (کامیابی کی) سیدھی راہ گم کردی۔

پس اس وجہ سے کہ ان لوگوں نے اپنا عہد اطاعت توڑ ڈالا ہم نے ان پر لعنت کی۔ اور ان کے دلوں کو سخت کر دیا (کیونکہ قانون الٰہی یہی ہے کہ جو کوئی حق سے پھر جاتا ہے، وہ رحمت سے محروم ہو جاتا ہے۔ اور اس کے دل کی اثر پذیری باقی نہیں رہتی) چنانچہ یہ لوگ (خدا کی کتاب میں) باتوں کو ان کی اصلی جگہ سے پھیر دیتے ہیں (یعنی کلام میں تحریف کر دیتے ہیں) جس بات کی انہیں نصیحت کی گئی تھی (اس سے کچھ بھی فائدہ اٹھانا ان کے حصے میں نہ آیا۔ اسے بالکل فراموش کر بیٹھے۔ اور تم (اب بھی) ہمیشہ ان کی کسی نہ کسی خیانت پر (جو وہ کتاب اللہ میں تحریف کرتے رہتے ہیں) اطلاع پاتے رہتے ہو۔ البتہ

یہودیوں کے علماء کی یہ شقاوت کہ کتاب اللہ کی اطاعت کرنے کی جگہ کتاب اللہ کو اپنی خواہشوں اور رایوں کے مطابق کام میں لانا چاہتے تھے۔ وہ اس کی آیتوں میں تحریف کر دیتے۔ یعنی یا تو کسی آیت کا مطلب اس طرح بنا دیتے کہ بات کچھ سے کچھ ہو جاتی۔ یا کتاب اللہ کی آیتیں سناتے ہوئے، اپنی طرف سے گھٹا بڑھا دیتے کہ اصلی مطلب ظاہر نہ ہو۔ اور جو بات بنانی چاہتے ہیں۔ کسی نہ کسی طرح بن جائے۔

خود پیغمبر اسلام کے زمانے میں بھی مدینہ کے علمائے یہود کی ایسی خیانتیں بار بار پکڑی گئی تھیں۔

وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا ؕ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا ؕ یَخْلُقُ مَا یَشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ عَلٰی كُلِّ
شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝ وَقَالَتِ الْیَهُوْدُ وَالنَّصٰرٰی نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا
اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ ؕ قُلْ فَلِمَ یُعَذِّبُكُمْ بِذُنُوْبِكُمْ ؕ بَلْ اَنْتُمْ
بَشَرٌ مِّمَّنْ خَلَقَ ؕ یَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ ؕ

یہ جتنے انسان بستے ہیں، سب کو، ہلاک کر دینا چاہے، تو کون ہے جو اس کی بادشاہی میں دخل دینے کی جرأت کر سکتا ہے؟ آسمان کی اور زمین کی، اور جو کچھ ان میں ہے سب کی سلطانی اللہ ہی کے لئے ہے، اور وہ جو کچھ چاہتا ہے، پیدا کرتا ہے، اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے!

اور دیکھو، یہودی اور عیسائی کہتے ہیں، ہم خدا کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں (ہم جو کچھ بھی کریں۔ ہمارے لیے نجات ہی نجات ہے)، تم کہہ دو، اگر ایسا ہی ہے تو پھر خدا تمہاری بدعملیوں کی وجہ سے تمہیں (وقتاً فوقتاً) عذاب کیوں دیتا رہا؟ جس کا خود تمہیں بھی اعتراف ہے اور تمہاری کتاب خدا کی سرزنشوں اور عذابوں کی سرگذشتوں سے بھری ہوئی ہے؟ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس کے پیدا کیے ہوئے انسانوں میں سے تم بھی انسان ہو، اور

یہودیوں اور عیسائیوں کی یہ گمراہی کہ کہتے ہیں، ہم خدا کے بیٹے اور اس کے پیارے ہیں، ہم جو کچھ بھی کریں ہمارے لیے نجات ہے (دیکھو بقرہ ۸۰، آل عمران ۲۴) حضرت مسیح (علیہ السلام) نے یہودی تصور کی سختی و قہرمانی کی جگہ، رحمت و شفقت کا تصور پیدا کرنے کے لئے خدا کو باپ کے لفظ سے تعبیر کیا تھا۔ اور اس بات پر زور دیا تھا کہ شریعت کے ظواہر و رسوم کچھ سود مند نہیں اگر دلوں میں نیکی و محبت نہ ہو۔ عیسائیوں نے اس بات کو کچھ سے کچھ بنا لیا۔ وہ کہنے لگے نجات کے لئے شرط یہی کافی ہے کہ کفارۂ مسیح پر ایمان لے آئیں اور سمجھ لیں کہ خدا ہمارا باپ ہے وہ کبھی اپنے بیٹوں پر آسمان کی بادشاہت کا دروازہ بند نہیں کرے گا۔
قرآن انکے اسی زعم باطل کا جواب دیتا ہے وہ کہتا ہے خدا نے کسی خاص گروہ کو نجات کا پروانہ لکھ کر نہیں دے دیا ہے۔ تمام انسانوں کی طرح

مِنَ الْكِتٰبِ وَيَعْفُوْا عَنْ كَثِيْرٍ ۥ قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ
نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝ يَّهْدِيْ بِهِ اللّٰهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ
سُبُلَ السَّلٰمِ وَيُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ بِاِذْنِهٖ
وَيَهْدِيْهِمْ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ
قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۭ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ
مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ

مطابق ان میں باہمی بغض و عناد کی آگ بھڑک اٹھی) اور وہ وقت دور نہیں کہ جو کچھ کرتے رہے ہیں، اللہ اس کی حقیقت انہیں بتا دے! — اے اہل کتاب! یہ واقعہ ہے کہ ہمارا رسول تمہارے پاس آچکا۔ کتاب الٰہی (یعنی تورات و انجیل) کی بہت سی باتیں جنہیں تم (ہوائے نفس سے) چھپاتے رہے ہو۔ وہ تم سے صاف صاف بیان کرتا ہے، اور بہت سی باتوں سے درگذر کر جاتا ہے (کہ ان کے بیان کی ضرورت نہیں) اللہ کی طرف سے تمہارے پاس (حق کی) روشنی آچکی (اور ایسی کتاب آچکی جو اپنی ہدایتوں میں نہایت) روشن کتاب ہے۔ خدا اس کتاب کے ذریعے ان لوگوں پر جو (ہوائے نفس کی جگہ) خدا کی خوشنودیوں کے تابع ہوں، سلامتی کی راہ کھول دیتا ہے۔ اور اپنے حکم سے (یعنی اپنے مقررہ قانون کے مطابق) انہیں تاریکیوں سے نکالتا، روشنی میں لاتا، اور (کامیابی کی) سیدھی راہ پر لگا دیتا ہے۔ یقیناً ان لوگوں نے کفر کیا جنہوں نے کہا خدا مریم کا بیٹا مسیح ہے (اے پیغمبر) تم ان لوگوں سے کہو (یہ کیسی بے عقلی کی بات ہے جو تم کہتے ہو؟) اگر خدا مسیح ابن مریم کو اور اس کی ماں کو اور (وہ تنہا ہی نہیں بلکہ) روئے زمین

قرآن اپنے پیروؤں کو جہل و گمراہی کی تاریکیوں سے نکالتا اور علم و بصیرت کی روشنی میں لاتا ہے پس جو قرآن کا سچا پیرو ہے ضروری ہے کہ اس کی راہ علم و بصیرت کی راہ ہو!

عیسائیوں کی یہ گمراہی کہ الوہیت مسیح کا باطل عقیدہ پیدا کرنا

إذ جعل فيكم أنبياء وجعلكم ملوكا وآتاكم ما لم يؤت
أحدا من العالمين ○ يا قوم ادخلوا الأرض المقدسة
التي كتب الله لكم ولا ترتدوا على أدباركم فتنقلبوا
خاسرين ○ قالوا يا موسى إن فيها قوما جبارين وإنا
لن ندخلها حتى يخرجوا منها فإن يخرجوا منها فإنا
داخلون ○ قال رجلان من الذين يخافون أنعم

کے لیے اُن میں عزم و ہمت نہ تھی۔ بزدلی و بے طاقتی نے قدم پکڑ لیے تھے۔ جب حضرت موسیٰ نے انہیں حکم دیا کہ سرزمین کنعان میں داخل ہو جو تمہاری موعودہ سرزمین ہے کہنے لگے، وہاں بڑے طاقتور لوگ رہتے ہیں۔ ان کے مقابلہ کی ہم میں طاقت نہیں جب تک وہ وہاں سے نکل نہ جائیں۔ ہم قدم نہیں اٹھائیں گے۔ تورات میں ہے۔ کہ رو رو کر کہنے لگے خدایا! تو نے ہمیں مصر سے کیوں نکالا؟ کیا اسی لیے کہ ہم کنعانیوں کی تلوار سے ختم ہو جائیں؟ انہوں نے ارادہ کر لیا تھا کہ مصر واپس چلے جائیں۔ اور حضرت موسیٰ کو چھوڑ دیں گنتی باب ١٣-١٤۔

اس پر حکم الٰہی ہوا کہ چالیس سال تک یہ لوگ جزیرہ نمائے سینا کے بیابانوں میں ہی پڑے رہیں گے۔ اس میں مصلحت یہ تھی کہ چالیس سال کے اندر پہلی نسل ختم ہو جائے گی۔ جسے مصر کی

پیدا کیے، تمہیں بادشاہ بنایا، اور تمہیں وہ بات عطا فرمائی جو دنیا میں کسی کو اب تک نہیں دی گئی (یعنی نبوت اور بادشاہت دونوں تم میں جمع ہو گئیں)"

"لوگو! مقدس سرزمین میں جسے خدا نے تمہارے لیے لکھ دیا ہے (یعنی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے) عزم و ہمت کے ساتھ داخل ہو جاؤ اور الٹے پاؤں پیچھے کی طرف نہ ہٹو، کہ (کامیاب ہونے کی جگہ) نقصان و تباہی میں پڑ جاؤ"۔

لوگوں نے (اس کے جواب میں) کہا اے موسیٰ! اس سرزمین میں ایسے لوگ رہتے ہیں جو بڑے ہی زبردست ہیں۔ ہم ہرگز ان

وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ قَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلُنَا يُبَيِّنُ لَكُمْ عَلٰى فَتْرَةٍ مِّنَ الرُّسُلِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا جَآءَنَا مِنْۢ بَشِيْرٍ وَّلَا نَذِيْرٍ فَقَدْ جَآءَكُمْ بَشِيْرٌ وَّنَذِيْرٌ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اذْكُرُوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ

تم بھی انسان ہو اور سررشتہ نجات اللہ کے ہاتھ ہے وہ جسے چاہے گا بخش دیگا جسے چاہیگا عذاب دیگا

(انسان کی بخشش و نجات کا سررشتہ اللہ کے ہاتھ ہے) وہ جسے چاہے بخش دے جسے چاہے عذاب دے آسمانوں کی زمین کی اور ان سب کی جو ان کے درمیان ہیں، مالکی و سلطانی صرف اسی کے لیے ہے اور سب کو بالآخر اسی کی طرف لوٹنا ہے

اے اہل کتاب! ایسی حالت میں کہ رسولوں کا ظہور مدتوں سے بند تھا، ہمارا رسول (یعنی پیغمبر اسلام) تمہارے پاس آگیا، وہ تم پر (احکام حق) واضح کر رہا ہے تاکہ تم یہ نہ کہو کہ ہماری طرف کوئی رسول نہیں بھیجا گیا نہ تو ہدایت کی بشارت دینے والا نہ کمزوری سے متنبہ کرنے والا۔ تو اب دیکھو بشارت دینے والا اور متنبہ کرنے والا تمہارے پاس آگیا ہے (یعنے تمہارے لیے کوئی عذر باقی نہیں رہا ہے) اور اللہ ہر بات پر قادر ہے

جب ایک قوم عرصہ تک غلامی کی حالت میں رہتی ہے تو اس میں بلند مقاصد کے لیے جد و جہد کی استعداد باقی نہیں رہتی۔ وہ غلامی کا امن پسند کرنے لگتی ہے۔ اگرچہ ذلت و نامرادی کے ساتھ ہو، اور مقاصد کی جد و جہد سے جی چرانے لگتی ہے اگرچہ اس کا نتیجہ کامرانی و اقبال ہو یہی حال بنی اسرائیل کا تھا۔ مقاصد

اور (دیکھو وہ واقعہ یاد کرو) جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا تھا۔ اے لوگو! اللہ کا اپنے اوپر احسان یاد کرو کہ اس نے کیسی کیسی عزتوں سے تمہیں سرفراز کیا ہے؟ (اس نے تم میں نبی

فِي الْأَرْضِ فَلَا تَأْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِينَ ۝ وَاتْلُ عَلَيْهِمْ نَبَاَ ابْنَيْ اٰدَمَ بِالْحَقِّ إِذْ قَرَّبَا قُرْبَانًا فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الْاٰخَرِ قَالَ لَأَقْتُلَنَّكَ قَالَ إِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِينَ ۝ لَئِنْ بَسَطْتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِيَ إِلَيْكَ لِأَقْتُلَكَ إِنِّي أَخَافُ

رہیں گے۔ تم دونوں وہاں لڑتے رہنا!

(یہ حالت دیکھ) موسیٰ نے کہا "خدایا! میں اپنی جان کے سوا اور کسی پر اختیار نہیں رکھتا۔ پس تو ہم میں اور ان نافرمان لوگوں میں (اپنے حکم سے) فیصلہ کر دے!

اللہ کا حکم ہوا، کہ (جب ان لوگوں کی محرومیوں کا یہ حال ہے، تو) اب چالیس برس تک وہ سرزمین ان پر حرام کر دی گئی (یعنے چالیس برس تک اس سے محروم کر دیئے گئے) یہ اسی بیابان میں سرگرداں رہیں گے۔ سو (اے موسیٰ) تم نافرمان لوگوں کی حالت پر غمگین نہ ہو (وہ اپنی بدعملیوں سے اسی محرومی کے مستحق تھے)!

اور (اے پیغمبر!) ان لوگوں کو آدم کے دو بیٹوں کا حال سچائی کے ساتھ سنا دو۔ جب ان دونوں نے (خدا کے حضور) قبولیت کے لئے قربانیاں چڑھائیں تو ان میں سے ایک کی قبول ہو گئی (یعنے ہابیل کی) دوسرے کی قبول نہیں ہوئی (یعنے قابیل

بنی اسرائیل کی شقاوت کہ قتل نفس میں بے باک ہو گئے تھے، اور اس سلسلہ میں حضرت آدم کے دو بیٹوں کا واقعہ جن کا نام تورات میں ہابل اور قابن بتلایا ہے (پیدائش ۴) اور عرب انہیں ہابیل اور قابیل کہتے تھے ہابیل نے جو متقی انسان تھا کہا "اگر تو میرے قتل کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہے تو بڑھا لیکن میرا ہاتھ تیرے قتل کے لئے اٹھنے والا

اللّٰهُ عَلَيْهِمَا ادْخُلُوا عَلَيْهِمُ الْبَابَ ۚ فَإِذَا دَخَلْتُمُوهُ فَإِنَّكُمْ
غٰلِبُونَ ۚ وَعَلَى اللّٰهِ فَتَوَكَّلُوا إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ قَالُوا
يٰمُوسٰى إِنَّا لَنْ نَدْخُلَهَا أَبَدًا مَا دَامُوا فِيهَا فَاذْهَبْ
أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُونَ ۝ قَالَ رَبِّ إِنِّي
لَا أَمْلِكُ إِلَّا نَفْسِي وَأَخِي فَافْرُقْ بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْقَوْمِ الْفٰسِقِينَ
قَالَ فَإِنَّهَا مُحَرَّمَةٌ عَلَيْهِمْ أَرْبَعِينَ سَنَةً يَتِيهُونَ

فلامانہ زندگی نے قتل کر دیا ہے۔ اور ایک نئی نسل پیدا ہو جائے گی جس نے بیابان کی آزادانہ آب و ہوا میں نشو و نما پائی ہو گی، اور غلامانہ ذہنیت کی سمیّت سے محفوظ ہو گی۔ چنانچہ جب چالیس سال گذر گئے اور ایک نئی نسل ظہور میں آ گئی تو وہ بڑھی، اور موعودہ سرزمین پر قابض ہو گئی

کے مقابلہ کی تاب نہیں۔ جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں۔ ہم اس سرزمین میں قدم رکھنے والے نہیں۔ ہاں اگر وہ لوگ وہاں سے نکل گئے۔ تو پھر ہم ضرور داخل ہو جائیں گے۔

(اس پر) دو آدمیوں نے کہ اللہ سے ڈرنے والوں میں سے تھے۔ اور خدا نے انہیں (ایمان کی) نعمت عطا کی تھی، لوگوں سے کہا (اس قدر بے طاقت اور بزدل کیوں ہو رہے ہو، ہمت کر کے اُن لوگوں پر جا پڑو۔ اور (شہر کے) دروازے میں جا داخل ہو۔ اگر تم (ایک مرتبہ) داخل ہو گئے تو پھر غلبہ تمہارے ہی لئے ہے۔ اگر تم ایمان رکھنے والے ہو، تو چاہیے کہ اللہ پر بھروسہ کرو"۔

وہ بولے" اے موسیٰ! جب تک وہ لوگ وہاں موجود ہیں، ہم کبھی اس میں داخل ہونے والے نہیں (اور اگر تم وہاں جانے پر ایسے ہی تُل گئے ہو، تو) تم خود چلے جاؤ اور تمہارا خدا بھی تمہارے ساتھ چلا جائے۔ ہم تو یہاں بیٹھے

[illegible] یوشع اور کالب [illegible] (۱۲)

الْغُرَابِ فَأُوَارِيَ سَوْءَةَ أَخِي ۚ فَأَصْبَحَ مِنَ النّٰدِمِينَ ۝
مِنْ أَجْلِ ذٰلِكَ ۚ كَتَبْنَا عَلٰى بَنِي إِسْرَآءِيلَ أَنَّهُ مَنْ قَتَلَ
نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ
جَمِيعًا ۖ وَمَنْ أَحْيَاهَا فَكَأَنَّمَا أَحْيَا النَّاسَ جَمِيعًا ۚ وَلَقَدْ جَآ
ءَتْهُمْ رُسُلُنَا بِالْبَيِّنٰتِ ثُمَّ إِنَّ كَثِيرًا مِنْهُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ فِي
الْأَرْضِ لَمُسْرِفُونَ ۝ إِنَّمَا جَزٰٓؤُا الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللّٰهَ

ے خون سے ہمیشہ رنگین رہا:

قتل کر دیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ تباہ کاروں میں سے ہو گیا۔۔۔ اس کے بعد خدا نے ایک کوا بھیجا اور وہ زمین کریدنے لگا، تاکہ اسے بتا دے کہ اپنے بھائی کی لاش کیونکر (زمین میں) چھپانی چاہیے (کوّے کو زمین کریدتا ہوا دیکھ کر) وہ بول اٹھا۔ افسوس مجھ پر! میں اس کوّے کی طرح بھی نہ ہو سکا۔ کہ اپنے بھائی کی لاش (زمین کھود کر) چھپا دیتا! غرضیکہ وہ (اپنی حالت پر) بہت ہی پشیمان ہوا۔

اسی بنا پر ہم نے بنی اسرائیل کے لئے یہ حکم لکھ دیا تھا کہ جس کسی نے، سوا اس حالت کے کہ قصاص لینا ہو یا ملک میں لوٹ مار مچانے والوں کو سزا دینی ہو، کسی جان کو قتل کر ڈالا، تو گویا اُس نے تمام انسانوں کا خون کیا، اور جس کسی نے کسی کی زندگی بچا لی، تو گویا اُس نے تمام انسانوں کو زندگی دیدی۔ اور (پھر) اُن کے پاس (یکے بعد دیگرے) ہمارے رسول (سچائی کی) روشن دلیلوں کے ساتھ آتے رہے (اور ظلم و خون ریزی سے روکتے رہے) لیکن اس پر بھی ان میں سے اکثر ایسے نکلے جو ملک میں زیادتیاں کرنے والے تھے۔

جو لوگ باغی ہوں یا رہزن اور ڈاکو ہوں

بلاشبہ اُن لوگوں کی جو اللہ اور اس کے

اللّٰہَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ ○ اِنِّیْٓ اُرِیْدُ اَنْ تَبُوْٓأَ بِاِثْمِیْ وَاِثْمِكَ
فَتَكُوْنَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ ۚ وَذٰلِكَ جَزٰٓؤُا الظّٰلِمِیْنَ ○
فَطَوَّعَتْ لَهٗ نَفْسُهٗ قَتْلَ اَخِیْهِ فَقَتَلَهٗ فَاَصْبَحَ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ
فَبَعَثَ اللّٰهُ غُرَابًا یَّبْحَثُ فِی الْاَرْضِ لِیُرِیَهٗ كَیْفَ یُوَارِیْ
سَوْءَةَ اَخِیْهِ ؕ قَالَ یٰوَیْلَتٰٓی اَعَجَزْتُ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ هٰذَا

نہیں۔ کیونکہ میں پروردگار عالم کی سرزنش سے ڈرتا ہوں
اس پر بھی قابیل نے اُسے قتل کر دیا

ہابیل کی صدا میں تمام نوع انسانی کی راست بازی و نیک عملی بول رہی تھی اور قابیل کے عمل میں تمام ظالم انسانوں کی سرکشی و شقاوت کا ہاتھ تھا۔ اب انسان کے سامنے دو راہیں کھل گئیں۔ نیکی و راستی کبھی انسان کے خون سے ہاتھ نہیں رنگے گی۔ ظالم کا ہاتھ ہمیشہ رنگین رہے گا۔

قرآن کہتا ہے، اسی بنا پر خدا نے بنی اسرائیل کے لئے یہ حکم لکھ دیا تھا کہ کسی انسان کو ناحق قتل کرنا ایسا ہے، گویا تمام نوع انسانی کو قتل کر دیا . . . . اور کسی انسان کو ہلاکت سے بچا لینا ایسا ہے، گویا تمام انسانوں کو بچا لیا۔ کیونکہ انسان کا ہر فرد دوسرے فرد سے وابستہ ہے۔ اور جو انسان ایک انسان کے لئے رحم نہیں کرتا وہ تمام نوع انسان کے لئے رحم نہیں رکھتا۔

چنانچہ تالمود میں ہے: جس نے ایک جان بچائی اُس کی ایسی تحسین کی جائے گی۔ جیسے اُس نے پوری کائنات کو ہلاک کیا ہو لیکن بنی اسرائیل نے اس حکم کی کچھ پروا نہ کی رسولوں پہ رسول آتے رہے۔ اور انہیں ظلم و خونریزی سے روکتے رہے۔ لیکن ان کا ہاتھ اپنے بھائیوں

کی۔ اس پر قابیل نے حسد سے جل کر ہابیل سے کہا "میں یقیناً تجھے قتل کر دوں گا" ہابیل نے کہا "اللہ صرف متقی آدمیوں ہی کی قربانی قبول کرتا ہے (اگر اُس نے تیری قربانی قبول نہیں کی تو اس میں میرا کیا قصور؟) اگر تو مجھے قتل کرنے کے لئے کبھی ہاتھ نہیں اٹھاؤں گا میں اللہ سے ڈرتا ہوں جو تمام دنیا کا پروردگار ہے! میں چاہتا ہوں کہ زیادتی ہو تو تیری طرف سے ہو میری طرف سے نہ ہو (اور) تو میرا اور اپنا، دونوں کا گناہ سمیٹ لے اور پھر دوزخیوں میں سے ہو جا کہ ظلم کرنے والوں کو یہی بدلہ ملنا ہے"

پھر ایسا ہوا کہ اُس کے نفس نے (یعنی قابیل کے نفس نے) اُسے اپنے بھائی کے قتل پہ آمادہ کر دیا، اُس نے (ہابیل کو

تُفْلِحُوْنَ ○ اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ اَنَّ لَهُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ
جَمِیْعًا وَّمِثْلَهٗ مَعَهٗ لِیَفْتَدُوْا بِهٖ مِنْ عَذَابِ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ
مَا تُقُبِّلَ مِنْهُمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ○ یُرِیْدُوْنَ اَنْ
یَّخْرُجُوْا مِنَ النَّارِ وَمَا هُمْ بِخٰرِجِیْنَ مِنْهَا وَلَهُمْ
عَذَابٌ مُّقِیْمٌ ○ وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْٓا
اَیْدِیَهُمَا جَزَآءًۢ بِمَا کَسَبَا نَکَالًا مِّنَ اللّٰهِ ؕ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ ○

سے ڈرتے رہو اور اس تک پہنچنے کا ذریعہ ڈھونڈو اور اس کی راہ میں جدوجہد کرو تاکہ تمہیں کامیابی حاصل ہو۔

جن لوگوں نے کفر کی راہ اختیار کی ہے وہ کبھی پاداشِ عمل سے بچنے والے نہیں۔ اگر ان کے قبضہ میں وہ تمام (مال و متاع) آجائے جو روئے زمین میں موجود ہے اور اتنا ہی اور بھی (کہیں سے) پالیں، پھر یہ سب کچھ روزِ قیامت کے عذاب سے بچنے کے لیے فدیہ میں دیدیں جب بھی ان سے قبول نہیں کیا جائے گا۔ ان کے لئے عذاب دردناک ہے وہ (کتنا ہی) چاہیں گے کہ (دوزخ کی) آگ سے باہر نکل آئیں لیکن اس سے باہر ہونے والے نہیں۔ ان کے لئے قائم رہنے والا عذاب ہے!

چور کے ہاتھ کاٹنے کا حکم

اور جو چوری کرے خواہ مرد ہو یا عورت، تو اس کے ہاتھ کاٹ ڈالو۔ جو کچھ انہوں نے کیا ہے یہ اس کی سزا ہے اور اللہ کی طرف سے عبرت کی نشانی۔ اللہ سب پر غالب اور (اپنے تمام احکام میں) حکمت رکھنے والا ہے۔ پھر جس کسی نے اپنے ظلم کے بعد (یعنی چوری کرنے کے بعد)

وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا أَنْ يُقَتَّلُوا أَوْ يُصَلَّبُوا
أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ مِنْ خِلَافٍ أَوْ يُنْفَوْا مِنَ
الْأَرْضِ ۚ ذَٰلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا ۖ وَلَهُمْ فِي الْآخِرَةِ
عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ قَبْلِ أَنْ تَقْدِرُوا
عَلَيْهِمْ ۖ فَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا
اتَّقُوا اللَّهَ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ الْوَسِيلَةَ وَجَاهِدُوا فِي سَبِيلِهِ لَعَلَّكُمْ

رسول سے جنگ کرتے ہیں اور ملک میں خرابی پھیلانے کے لئے دوڑتے پھرتے ہیں (یعنی رہزن اور ڈاکو ہیں) یہی سزا ہے کہ قتل کر دیئے جائیں، یا سُولی پر چڑھائے جائیں، یا اُن کے ہاتھ پاؤں مخالف جہتوں سے کاٹ ڈالے جائیں، یا انہیں جلا وطن کر دیا جائے (یعنی جیسی کچھ سزا اُن کے لئے ضروری ہو انہیں دی جائے) یہ اُن کے لئے دنیا میں رسوائی ہے، اور آخرت میں بھی اُن کے لئے عذاب عظیم ہے۔ مگر (ہاں) ان میں سے جو لوگ قبل اس کے کہ تم اُن پر قابو پاؤ (یعنی گرفتار کرو) توبہ کر لیں (تو پھر ان سے تعرض نہ کرو) اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا، رحمت رکھنے والا ہے: مسلمانو! (ہر حال میں) اللہ (کی نافرمانی کے نتائج) سے

انہیں سزا دینے کا حکم۔
اگر ان میں سے کوئی مجرم گرفتاری سے پہلے تائب ہو جائے تو اُس سے تعرض نہ کرو۔
پچھلی آیات میں بنی اسرائیل کو قتل نفس سے روکنے کا ذکر کیا تھا، اور دو حاکتیں منتقل کر دی تھیں۔ قصاص کی، اور لوٹ مار کرنے والوں کو سزا دینے کی۔ اب یہاں اس کی مزید تشریح کر دی
قرآن جہاں کہیں برائیوں کے انسداد کے لئے کسی سخت طرز عمل کا حکم دیتا ہے۔ مثلاً جنگ کا، قصاص کا، مجرموں کو سزا دینے کا، طلاق کا تو اس کے بعد ہی خدا سے ڈرتے رہنے اور انصاف سے متجاوز نہ ہونے پر خصوصیت کے ساتھ زور دینے لگتا ہے، تاکہ سختی میں آکر لوگ ظلم و زیادتی نہ کر بیٹھیں۔ چنانچہ یہاں بھی سزا کے حکم کے بعد آیت (۳۵) میں تقویٰ کا اور تب کا حکم دے دیا

هَادُوْا سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ سَمّٰعُوْنَ لِقَوْمٍ اٰخَرِيْنَ لَمْ
يَاْتُوْكَ يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ مِنْۢ بَعْدِ مَوَاضِعِهٖ يَقُوْلُوْنَ اِنْ
اُوْتِيْتُمْ هٰذَا فَخُذُوْهُ وَاِنْ لَّمْ تُؤْتَوْهُ فَاحْذَرُوْا وَمَنْ
يُّرِدِ اللّٰهُ فِتْنَتَهٗ فَلَنْ تَمْلِكَ لَهٗ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ لَمْ يُرِدِ اللّٰهُ اَنْ يُّطَهِّرَ قُلُوْبَهُمْ لَهُمْ فِي الدُّنْيَا

جن میں تحریف کر دیتے ہیں، اور اُن کا مطلب کچھ کا کچھ بنا دیتے ہیں۔

پاس نہیں آیا؛ خبریں پہنچاتے ہیں۔ یہ (تورات کے) کلموں کو باوجودیکہ اُن کا صحیح محل ثابت ہو چکا ہے، صحیح محل سے پھیر دیتے ہیں (اور اُن کا مطلب کچھ سے کچھ بنا دیتے ہیں) یہ (لوگوں سے) کہتے ہیں (جو کچھ ہم نے تورات کا حکم بتلا دیا) اگر یہی حکم دیا جائے تو قبول کر لو۔ نہ دیا جائے تو اُس سے اجتناب کرو۔ (اے پیغمبر) جن لوگوں کی شقاوت اس حد تک پہنچ چکی ہے، وہ کبھی ہدایت پانے والے نہیں۔ تم ان کے لئے بیکار غم نہ کھاؤ) جس کسی کے لئے اللہ ہی نے چاہا کہ آزمائش میں پڑے (اور اُس کا کھوٹ کھل جائے) تو تم اُس کے لئے خدا سے کچھ نہیں پا سکتے (یقین کرو) یہی لوگ ہیں کہ خدا اُن کے دلوں کو پاک کرنا نہیں چاہتا۔ (کیونکہ اس کا قانون ہے کہ جو کوئی گناہوں کی آلودگی پسند کرلیتا ہے، اس کے لئے ہدایت و اصلاح کی راہیں بند ہو جاتی ہیں) اُن کے لئے دنیا میں بھی رسوائی ہوئی، اور آخرت میں بھی بہت بڑا عذاب!

توراۃ میں زانی کے لئے سنگسار کرنے کا اور قاتل کے لئے قتل کا حکم دیا گیا ہے۔ لیکن جب کسی بڑے آدمی سے یہ جرائم سرزد ہو جاتے تو یہودیوں کے دنیا پرست علماء انہیں سزا سے بچانے

(اے پیغمبر!) یہ لوگ جھوٹ کے لئے کان لگانے والے اور بُرے طریقوں سے مال کھانے میں بے باک ہیں۔ پس اگر

سلہ مثلاً رشوت اور نذرانے لے کر فتوی دیتے ہیں، اور احکام شرع کی خرید و فروخت کی دکان لگا رکھی ہے

فَمَنْ تَابَ مِنْ بَعْدِ ظُلْمِهٖ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ
عَلَيْهِ ۭاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ لَهٗ
مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ يُعَذِّبُ مَنْ يَّشَاۗءُ وَيَغْفِرُ لِمَنْ
يَّشَاۗءُ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ
لَا يَحْزُنْكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْكُفْرِ مِنَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا
اٰمَنَّا بِاَفْوَاهِهِمْ وَلَمْ تُؤْمِنْ قُلُوْبُهُمْ ۛ وَمِنَ الَّذِيْنَ

توبہ کرلی، اور اپنے کو سنوار لیا، تو اللہ اُس پر اپنی رحمت سے، لوٹ آئے گا وہ بخشنے والا، رحمت رکھنے والا ہے!!

(اے انسان! تو خدا کی بخشش و رحمت پر متعجب نہ ہو!) کیا تو نہیں جانتا کہ آسمان و زمین کی ساری بادشاہت اللہ ہی کے لئے ہے۔ وہ جسے چاہے عذاب دے، جسے چاہے بخش دے، اور وہ ہر بات پر قادر ہے!!

(اے پیغمبر!) اُس گروہ میں سے جس نے زبان سے کہا ایمان لائے۔ مگر ان کے دل مومن نہیں ہوئے اور اس گروہ میں سے جو یہودی ہے جو لوگ کفر کے شیوے میں تیز گام ہوئے تو اُن کی حالت تمہیں غمگین نہ کرے۔ یہ لوگ جھوٹ کے لئے کان لگانے والے ہیں۔ اور اس لئے کان لگانے والے ہیں۔ کہ ایک دوسرے گروہ تک جو تمہارے

کسی بات کی ٹوہ میں رہنا یا سوسی کرنا اودھر کی بات ادھر لگانا۔ ایسی شخصیتیں جو ایمان و راستی کے ساتھ جمع نہیں ہو سکتیں

مدینہ کے علماء یہود منافقوں کو بھیجتے تھے۔ کہ پیغمبر اسلام (صلعم) کی مجلسوں میں بیٹھیں اور انہیں خبریں پہنچائیں۔ نیز اپنے بعض معاملات و قضایا اُن کے سامنے پیش کریں اور دیکھیں کیا فیصلہ کرتے ہیں اگر ہمارے حکم کے مطابق ہو تو ورنہ قبول نہ کریں

باوجودیکہ تورات کی آیتیں اپنے مطالب و احکام میں ثابت و قطعی ہیں۔ لیکن یہ لوگ بے دھڑک

يَتَوَلَّوْنَ مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ وَمَآ أُولٰٓئِكَ بِالْمُؤْمِنِينَ ۝ إِنَّآ
أَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيهَا هُدًى وَّنُورٌ ۚ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ
الَّذِينَ أَسْلَمُوا لِلَّذِينَ هَادُوا وَالرَّبّٰنِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ
بِمَا اسْتُحْفِظُوا مِنْ كِتٰبِ اللّٰهِ وَكَانُوا عَلَيْهِ شُهَدَآءَ ۚ
فَلَا تَخْشَوُا النَّاسَ وَاخْشَوْنِ وَلَا تَشْتَرُوا بِاٰيٰتِي ثَمَنًا

پس معلوم ہوا کہ یہ لوگ کتابِ الٰہی پر ایمان ہی نہیں رکھتے۔ اگر ایمان رکھتے تو تورات باری کے ساتھ اس کے حکموں کا اعلان کرتے۔

اس کے بعد فرمایا، ہم نے پہلے تورات نازل کی۔ پھر انجیل نازل کی اور اسی طرح اب قرآن نازل ہوا ہے۔ انجیل تورات کی مصدق تھی۔ اور قرآن تمام پچھلی صداقتوں کا مصدق اور ان پر نگہبان ہے۔ نگہبان ہونے سے مقصود یہ ہے کہ ان کے مقاصد کی حفاظت کرنے والا ہے۔ اگر وہ نازل نہ ہوتا تو تمام پچھلی صداقتیں تحریف و ضلالت کی تاریکیوں میں گم ہو گئی تھیں

آیت (۴۵) میں تورات کے جس حکم کا ذکر کیا ہے وہ خروج ۲۱: ۲۲، ۲۴ اور استثناء ۱۹: ۲۱ میں ہے

کر دیتے (یہ تورات رکھنے پر بھی اس سے روگردانی کرتے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ یہ ایمان ہی نہیں رکھتے

بلاشبہ ہم نے تورات نازل کی۔ اس میں ہدایت اور روشنی ہے خدا کے نبی جو (احکامِ الٰہی کے) فرمانبردار تھے اُسی کے مطابق یہودیوں کو حکم دیتے رہے۔ نیز ربّی اور احبار (یعنی یہودیوں کے علماء و مشائخ) بھی اسی پر کاربند رہے۔ کیونکہ وہ کتاب اللہ کے محافظ ٹھہرائے گئے تھے اور اُس (کے حکموں اور سچائیوں) پر گواہ تھے۔

پس (اے گروہ یہود! اتباعِ حق کی راہ میں) انسانوں سے نہ ڈرو مجھ سے ڈرو۔ اور میری آیتوں کو (دنیوی فائدے کے لیے) سستے داموں فروخت نہ کرو (یاد رکھو) جو کوئی خدا کی نازل کی ہوئی کتاب کے

خِزْيٌ وَّلَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ سَمّٰعُوْنَ لِلْكَذِبِ اَكّٰلُوْنَ لِلسُّحْتِ فَاِنْ جَآءُوْكَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ اَوْ اَعْرِضْ عَنْهُمْ وَاِنْ تُعْرِضْ عَنْهُمْ فَلَنْ يَّضُرُّوْكَ شَيْـًٔا وَاِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ وَكَيْفَ يُحَكِّمُوْنَكَ وَعِنْدَهُمُ التَّوْرٰىةُ فِيْهَا حُكْمُ اللّٰهِ ثُمَّ

کے لیے دور دراز کی تاویلیں کرنے لگتے، اور طرح طرح کے شرعی حیلے نکالتے۔ چنانچہ پیغمبر اسلام صلعم کے عہد میں بھی ایک ایسا ہی واقعہ پیش آگیا۔ بعض یہود نے خیال کیا کہ انہیں تورات کے احکام کی خبر نہیں اور اگر خبر بھی ہو تو یہ ایک نئی دعوت لے کر آئے ہیں۔ تورات والا حکم کیوں دینے لگے؟ پس بہتر ہے کہ معاملہ ان کے سامنے پیش کر دیا جائے۔ مجرم سزا سے بھی بچ جائیں گے اور ذمہ داری بھی ہمارے سر نہ پڑے گی۔ چنانچہ معاملہ پیغمبر اسلام کے سامنے پیش ہوا لیکن وحی الٰہی نے انہیں مطلع کر دیا تھا۔ انہوں نے تورات کے حکم کا ان سے اقرار کرایا اور اسی کے مطابق فیصلہ کر دیا۔

یہاں اسی معاملہ کی طرف اشارہ کیا ہے فرمایا، جب ان کے پاس تورات موجود ہے تو کیوں اس کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے اور کیوں تمہارے پاس فیصلے کے لئے آتے ہیں؟ اس لئے کہ دراصل مجرموں سے رشوت لے لی یا اُن کی طاقت سے مرعوب ہو کر انہیں سزا سے بچانا چاہتے ہیں۔

یہ تمہارے پاس آئیں (اور اپنے قضیے پیش کریں) تو (تمہیں اختیار ہے) اُن کے درمیان فیصلہ کر دو، یا اُن سے کنارہ کش ہو جاؤ۔ اگر کنارہ کش ہو گئے تو یہ تمہیں کچھ نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ اگر کنارہ کش نہ ہوا اور فیصلہ کرو تو چاہیے کہ انصاف کے ساتھ فیصلہ کرو (اور اُن کی شرارتوں کی کچھ پرواہ نہ کرو) بلاشبہ انصاف کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے۔

اور پھر یہ لوگ کس طرح تمہیں منصف بناتے ہیں، جب تورات اُن کے پاس موجود ہے۔ اور خدا کا حکم اس میں موجود ہے کیوں اُس کے مطابق خود فیصلہ نہیں

الْاِنْجِيْلَ فِيْهِ هُدًى وَّنُوْرٌ ۙ وَّمُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ
التَّوْرٰىةِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝ وَلْيَحْكُمْ اَهْلُ
الْاِنْجِيْلِ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْهِ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ
فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ وَاَنْزَلْنَآ اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ
مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ الْكِتٰبِ وَمُهَيْمِنًا عَلَيْهِ فَاحْكُمْ

جو کچھ انجیل میں خدا نے نازل کیا ہے، اور (یاد رکھو) جو کوئی خدا کی نازل کی ہوئی کتاب کے مطابق حکم نہ دے گا، تو ایسے ہی لوگ ہیں جو فاسق ہیں۔

اور اے پیغمبر! اسی طرح، ہم نے تمہاری طرف سچائی کے ساتھ کتاب بھیجی۔ ان کتابوں کی تصدیق کرتی ہوئی جو پہلے سے موجود ہیں۔ اور ان پر نگہبان سو چاہیے کہ خدا کی نازل کی ہوئی کتاب کے مطابق لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو، اور جو سچائی تمہارے پاس آچکی ہے، اُسے چھوڑ کر لوگوں کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو:

اگر تورات، انجیل اور قرآن ایک ہی صداقت کی دعوت ہیں، اور قرآن تمام پچھلی صداقتوں کا مصدق ہے۔ تو پھر شرائع و احکام میں اختلاف کیوں ہوا؟ یعنی ایسا کیوں ہوا کہ عبادت کے طور طریقے سب نے ایک ہی طرح کے نہیں بتلائے اور مختلف دعوتوں میں مختلف شریعتیں ظاہر ہوئیں؟ قرآن نے یہاں اسی سوال کا جواب دیا ہے۔ وہ کہتا ہے ایک چیز "دین" ہے اور ایک "شرع" اور "منہاج" ہے۔ دین اصل ہے

تم میں سے ہر ایک گروہ کے لئے ہم نے ایک "شرع" اور "منہاج" ٹھہرا دی (یعنی مذہبی زندگی کا طور طریقہ ٹھہرا دیا) اگر خدا چاہتا تو تم سب کو ایک اُمت بنا دیتا (یعنی ایک ہی طرح کی استعداد اور حالت پیدا کرتا اور مختلف شریعتوں اور طور طریقوں کا اختلاف ہی پیدا نہ ہوتا) لیکن (تم

قَلِيلًا ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ ۝
وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَآ اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ ۙ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ
بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ ۙ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ۭ
فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ۭ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَآ اَنْزَلَ
اللّٰهُ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ۝ وَقَفَّيْنَا عَلٰٓي اٰثَارِهِمْ بِعِيْسَى
ابْنِ مَرْيَمَ مُصَدِّقًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ مِنَ التَّوْرٰىةِ ۠ وَاٰتَيْنٰهُ

مطابق حکم نہ دے تو ایسے ہی لوگ ہیں جو کافر ہیں۔

اور ہم نے یہودیوں کے لئے تورات میں یہ حکم لکھ دیا تھا۔ کہ جان کے بدلے جان۔ آنکھ کے بدلے آنکھ، ناک کے بدلے ناک، کان کے بدلے کان، دانت کے بدلے دانت؛ اور زخموں کے بدلے ویسے ہی زخم۔ پھر جو کوئی بدلہ لینا معاف کردے، تو اس کے لئے (گناہوں کا) کفارہ ہوگا اور جو کوئی خدا کی نازل کی ہوئی کتاب کے مطابق حکم نہ دے گا، تو ایسے ہی لوگ ہیں جو ظلم کرنے والے ہیں!!

اور پھر (ان نبیوں کے پیچھے) انہی کے نقش قدم پر ہم نے مریم کے بیٹے عیسیٰ کو چلایا۔ تورات کی تصدیق کرتا ہوا۔ جو اس کے سامنے موجود تھی اور ہم نے اسے انجیل دی جس میں ہدایت اور روشنی ہے، اور تورات کی جو پہلے سے موجود تھی (سرتاسر) تصدیق ہے؛ نیز متقی انسانوں پہ (سعادت کی) راہ کھولنے والی اور (سرتاپا) پند و نصیحت!!

اور (اسی طرح) چاہئے کہ انجیل والے اسی کے مطابق حکم دیں

بِمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ وَأَنِ احْكُم بَيْنَهُم بِمَا
أَنزَلَ اللَّهُ وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ أَن يَفْتِنُوكَ
عَن بَعْضِ مَا أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكَ فَإِن تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ أَنَّمَا
يُرِيدُ اللَّهُ أَن يُصِيبَهُم بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ
النَّاسِ لَفَاسِقُونَ ۝ أَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُونَ وَمَنْ أَحْسَنُ

نے تم پہ نازل کیا ہے، اُسی کے مطابق ان لوگوں کے درمیان فیصلہ کرو اور اُن کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو۔ نیز اُن کی طرف سے ہوشیار رہو کہیں ایسا نہ ہو کہ جو کچھ خدا نے نازل کیا ہے۔ اُس کے کسی حکم (کی تعمیل نفاذ) میں تمہیں ڈگمگا دیں (یعنی ایسی صورت حال پیدا کر دیں کہ کسی حکم کا نفاذ عمل میں نہ آ سکے)۔ پھر اگر یہ لوگ روگردانی کریں (اور حکم الٰہی نہ مانیں) تو جان لو، خدا کو یہی منظور ہے کہ اُن کے بعض گناہوں کی وجہ سے اُن پر مصیبت پڑے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ انسانوں میں سے بہت سے انسان (احکام حق سے) نافرمان ہیں!

پھر (جو لوگ احکام الٰہی کا فیصلہ پسند نہیں کرتے، تو وہ کیا چاہتے ہیں؟) کیا جاہلیت کے عہد کا سا حکم چاہتے ہیں۔ (جب علم و بصیرت سے لوگ محروم تھے اور اپنے اوہام و خرافات پہ عمل کرتے تھے؟)

اور اُن لوگوں کے لئے جو یقین رکھنے والے ہیں۔ اللہ سے بہتر حکم دینے والا کون ہو سکتا ہے؟

مسلمانو! یہودیوں اور عیسائیوں کو (جو تمہاری دشمنی میں سرگرم

بَیْنَهُمْ بِمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ عَمَّا جَآءَكَ
مِنَ الْحَقِّ لِكُلٍّ جَعَلْنَا مِنْكُمْ شِرْعَةً وَّمِنْهَاجًا وَلَوْ شَآءَ
اللّٰهُ لَجَعَلَكُمْ اُمَّةً وَّاحِدَةً وَّلٰكِنْ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰىكُمْ
فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ اِلَى اللّٰهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا فَيُنَبِّئُكُمْ

اور وہ خدا پرستی اور نیک عملی کا قانون ہے "شرع" اور "منہاج" دستور العمل اور طور طریقہ ہے۔ جو اس اصل کے مطابق زندگی بسر کرنے کے لئے ٹھہرایا جاتا ہے "دین" ایک ہی ہے، اور سب نے اسی کی تعلیم دی لیکن "شرع" اور "منہاج" میں اختلاف ہوا کیونکہ ہر عہد اور ہر ملک کے احوال و ظروف یکساں نہ تھے۔ اس لئے "شرع" اور "منہاج" بھی یکساں نہیں ہو سکتی تھی۔ پیروان مذاہب کی گمراہی یہ ہے کہ انہوں نے دین کی وحدت بھلا دی ہے۔ اور محض شرع و منہاج کے اختلاف پر گروہ بندیاں کر کے ایک دوسرے کو جھٹلا رہے ہیں۔

قرآن کہتا ہے۔ اگر خدا چاہتا تو تمام نوع انسانی کو ایک امت بنا دیتا مگر تم دیکھ رہے ہو کہ اس نے ایسا نہیں کیا۔ الگ الگ قومیں ہوئیں، الگ الگ احوال ہوئے۔ الگ الگ ضرورتیں ہوئیں، پس ضروری تھا کہ فروع اور ظواہر کے طور اور ڈھنگ بھی الگ الگ ہوں۔ لیکن یہ اختلاف اصل کا اختلاف نہ ہوا جو "دین" ہے فروع کا اختلاف ہوا جو "شرع" اور "منہاج" ہے

دیکھ رہے ہو کہ اس نے ایسا نہیں کیا اور اس لئے نہیں کیا) تاکہ جو کچھ (تمہاری حالت اور ضرورت کے مطابق وقتاً فوقتاً) تمہیں دیا گیا ہے اس میں تمہیں آزمائے (اور تمہارے لئے طلب و ترقی کی راہیں پیدا ہوں) پس نیکی کی راہ میں ایک دوسرے سے آگے بڑھ نکلنے کی کوشش کرو (کہ تمام شریعتوں کا اصل مقصود یہی ہے) تم سب کو بالآخر اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔ پھر وہ تمہیں بتلائے گا کہ جن باتوں میں باہم دگر اختلاف کرتے رہے تھے۔ ان کی حقیقت کیا تھی۔

اور (اے پیغمبر!) ہم نے تمہیں حکم دیا۔ کہ جو کچھ خدا

فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ فَيُصْبِحُوْا
عَلٰى مَاۤ اَسَرُّوْا فِيْۤ اَنْفُسِهِمْ نٰدِمِيْنَ ۝ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْۤا اَهٰۤؤُلَاۤءِ الَّذِيْنَ اَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ
اِنَّهُمْ لَمَعَكُمْ ؕ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فَاَصْبَحُوْا خٰسِرِيْنَ ۝
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَنْ يَّرْتَدَّ مِنْكُمْ عَنْ دِيْنِهٖ فَسَوْفَ
يَاْتِي اللّٰهُ بِقَوْمٍ يُّحِبُّهُمْ وَيُحِبُّوْنَهٗۤ ۙ اَذِلَّةٍ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ

آیت (۵۱) میں فرمایا کہ یہود و نصاریٰ کو جو مشرکین مکہ کی طرح تمہاری دشمنی میں سرگرم ہو گئے ہیں، اپنا رفیق و مددگار نہ بناؤ۔ جو منافق ہیں، وہ مسلمانوں کو چھوڑ کر ان کی طرف دوڑے جا رہے ہیں، لیکن قریب ہے کہ انہیں اپنے کئے پر پچھتانا پڑے گا۔

آیت (۵۴) میں مسلمانوں کی یہ شان بتلائی کہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نرم اور منکسر، لیکن دشمنوں کے مقابلے میں سخت ہوتے ہیں۔ اللہ کی سچائی کی راہ میں جان لڑا دینے والے اور کسی ملامت گر کی مذمت سے نہ ڈرنے والے۔ نماز قائم کرتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ اور خدا کی مددگاری پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ جو ایسے ہوں، تو وہ "حزب اللہ" ہیں

اور (اس وقت) ایمان والے کہیں گے۔ کیا یہی وہ لوگ ہیں جو اللہ کی سخت سے سخت قسم کھا کر کہا کرتے تھے۔ کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں؟ (حالانکہ تھے دشمنوں کے ساتھ) تو دیکھو ان کے تمام کام (اس نفاق کی وجہ سے) اکارت گئے، اور بالآخر تباہ نامراد ہو کر رہ گئے

مسلمانو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے پھر جائے گا تو (وہ یہ نہ سمجھے کہ اس کے پھر جانے سے دینِ حق کو کچھ نقصان پہنچے گا) قریب ہے کہ اللہ ایک ایسا گروہ (سچے

مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰٓى اَوْلِيَآءَ ۘ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَآءُ بَعْضٍ ؕ وَمَنْ يَّتَوَلَّهُمْ مِّنْكُمْ فَاِنَّهٗ مِنْهُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِى الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ فَتَرَى الَّذِيْنَ فِىْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يُّسَارِعُوْنَ فِيْهِمْ يَقُوْلُوْنَ نَخْشٰٓى اَنْ تُصِيْبَنَا دَآئِرَةٌ ؕ

ہو گئے ہیں) اپنا رفیق و مددگار نہ بناؤ۔ وہ (تمہاری مخالفت میں) ایک دوسرے کے مددگار ہیں، اور (دیکھو اب) تم میں سے جو کوئی انہیں رفیق و مددگار بنائے گا، تو وہ انہی میں سے سمجھا جائے گا اللہ اُس گروہ پر (کامیابی و سعادت کی) راہ نہیں کھولتا جو ظلم کرنے والا گروہ ہے

پھر (اے پیغمبر!) تم دیکھو گے کہ جن کے دلوں میں (نفاق کا) روگ ہے، وہ ان لوگوں کی طرف دوڑے جا رہے ہیں۔ وہ کہتے ہیں ہم دوڑتے ہیں (ان لوگوں سے الگ تھلگ رہنے کی وجہ سے) کسی مصیبت کے پھیر میں نہ آجائیں، تو (یقین کرو) وہ وقت دور نہیں جب اللہ (تمہیں) فتح دے دے گا۔ یا اُس کی طرف سے (کامیابی اور غلبہ کی) کوئی اور بات ظاہر ہو جائے گی۔ اور اس وقت یہ لوگ اُس بات پر شرمندہ ہوں گے جو اُنہوں نے اپنے دلوں میں چھپا رکھی ہے

لہ اسلام کے ظہور سے پہلے عرب میں جو حالت رہ چکی ہے اُسے "جاہلیت" سے تعبیر کیا گیا کیونکہ لوگ اوہام و خرافات میں مبتلا تھے۔ اور علم و بصیرت کی کوئی روشنی موجود نہ تھی۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا دِيْنَكُمْ
هُزُوًا وَّلَعِبًا مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ مِنْ قَبْلِكُمْ وَالْكُفَّارَ
اَوْلِيَآءَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝ وَاِذَا نَادَيْتُمْ اِلَى
الصَّلٰوةِ اتَّخَذُوْهَا هُزُوًا وَّلَعِبًا ؕ ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا
يَعْقِلُوْنَ ۝ قُلْ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ هَلْ تَنْقِمُوْنَ مِنَّآ اِلَّآ اَنْ
اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْنَا وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلُ ۙ وَاَنَّ اَكْثَرَكُمْ

رفیق و مددگار بنایا، تو وہ اللہ کے گروہ میں سے ہوا، اور بلاشبہ اللہ ہی کا گروہ غالب رہنے والا گروہ ہے!

یہود و نصاریٰ اور مشرکین عرب مسلمانوں کے مذہبی اعمال کے ساتھ تمسخر کرتے تھے

مسلمانو! یہود و نصاریٰ اور کفار (مکہ) میں سے جن لوگوں نے تمہارے دین کو ہنسی کھیل بنا رکھا ہے (یعنی تحقیر و تذلیل کے لئے اس کی ہنسی اڑاتے رہتے ہیں)، تم انہیں اپنا مددگار و رفیق نہ بناؤ، اور اللہ (کی نافرمانی کے نتیجوں) سے ڈرو، اگر فی الحقیقت تم ایمان رکھنے والے ہو!

اور جب تم نماز کے لئے پکارتے ہو (یعنی اذان دیتے ہو) تو یہ اسے تماشہ بناتے اور اس کی ہنسی اڑاتے ہیں۔ اس لئے کہ یہ ایک ایسا گروہ ہے جو سمجھ بوجھ سے یک قلم بے بہرہ ہے!

اہل کتاب سے خطاب کہ جب قرآن تمام پچھلی سچائیوں کی تصدیق کرتا ہے۔ اور کسی نئی اصل دین کی طرف نہیں بلاتا۔ تو پھر تم اس کی مخالفت پر کیوں کمربستہ ہوگئے ہو؟

(اے پیغمبر! یہودیوں سے) کہو کہ اے اہل کتاب! اس کے سوا ہمارا قصور کیا ہے جس کا تم انتقام لینا چاہتے

أَعِزَّةٍ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ يُجَاهِدُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَلَا يَخَافُوْنَ
لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ
عَلِيْمٌ ۝ اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوا
الَّذِيْنَ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ رَاكِعُوْنَ ۝
وَمَنْ يَّتَوَلَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَاِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ
هُمُ الْغٰلِبُوْنَ ۝

یعنے اللہ کا گروہ ہے اور جو اللہ کا گروہ ہوا تو وہ کبھی انسانوں سے مغلوب ہونے والا نہیں!

یہ گروہ جس کی خبر دی گئی تھی۔ مہاجرین اور انصار کا گروہ تھا۔

مومنوں کا) پیدا کر دے، جنہیں خدا دوست رکھتا ہو، اور وہ بھی خدا کو دوست رکھنے والے ہوں۔ مومنوں کے مقابلہ میں نہایت نرم اور جھکے ہوئے لیکن دشمنوں کے مقابلہ میں نہایت سخت اللہ کی راہ میں جان لڑا دیں گے، اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈریں گے۔ یہ اللہ کا فضل ہے، جس گروہ کو چاہے عطا فرما دے، اور وہ (اپنے فضل میں) بڑی ہی وسعت رکھنے والا۔ اور (سب کا حال) جاننے والا ہے!

(مسلمانو!) تمہارا رفیق و مددگار اگر کوئی ہے۔ تو اللہ ہے۔ اُس کا رسول ہے اور وہ لوگ ہیں جو ایمان والے ہیں۔ جن لوگوں کا شیوہ یہ ہے کہ نماز قائم رکھتے ہیں، زکوٰۃ ادا کرتے ہیں، اور ہر حال میں اللہ کے آگے جھکے ہوئے ہیں!

اور یاد رکھو! جس کسی نے اللہ کو، اُس کے رسول کو، اور ایمان والوں کو اپنا

يَكْتُمُونَ ۝ وَتَرَىٰ كَثِيرًا مِّنْهُمْ يُسَارِعُونَ فِي الْإِثْمِ
وَالْعُدْوَانِ وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ۝
لَوْلَا يَنْهَاهُمُ الرَّبَّانِيُّونَ وَالْأَحْبَارُ عَن قَوْلِهِمُ الْإِثْمَ
وَأَكْلِهِمُ السُّحْتَ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَصْنَعُونَ ۝ وَقَالَتِ
الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ أَيْدِيهِمْ وَلُعِنُوا بِمَا قَالُوا
بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ يُنفِقُ كَيْفَ يَشَاءُ وَلَيَزِيدَنَّ

وہ جو کچھ اپنے دلوں میں چھپائے ہوئے ہیں، خدا اُسے بہتر جاننے والا ہے؛ اور تم اُن میں سے بہتوں کو دیکھو گے کہ گناہ، اور ظلم، اور مال حرام کھانے میں تیز گام ہیں۔ (افسوس اُن کے ان اعمال پر!) کیا ہی بُرے کام ہیں جو وہ سرانجام کر رہے ہیں!

اُن کے عالموں اور پیروں کو کیا ہو گیا ہے کہ انہیں جھوٹ بولنے اور مال حرام کھانے سے روک سکتے نہیں؟ (افسوس اُن پر) کیا ہی بُری کارگذاری ہے جو یہ کر رہے ہیں! اور یہودیوں نے کہا، خدا کا ہاتھ (بخشش سے) بندھ گیا ہے (کہ نہ تو تورات کے بعد کوئی دوسری کتاب بھیج سکتا ہے۔ نہ بنی اسرائیل کے بعد کسی دوسری قوم کو برکت دے سکتا ہے) حالانکہ (حقیقت یہ ہے کہ) انہی کے ہاتھ بندھ گئے ہیں، اور جو کچھ انہوں نے کہا اس کی وجہ سے اُن پر لعنت پڑی ہے

یہودی کہتے تھے (تورات کے بعد کوئی کتاب نہیں آسکتی۔ اور نہ بنی اسرائیل کے بعد کسی دوسری قوم کو برکت و سعادت مل سکتی ہے۔ خدا کے خزانے میں تو سب کچھ ہے۔ لیکن اس کے ہاتھ بندھ گئے ہیں۔ وہ اب کسی دوسری قوم کو برکت و سعادت نہیں دے سکتا۔ یہاں ان کی اسی حماقت کی طرف اشارہ کیا ہے۔

فَاسِقُوْنَ ۝ قُلْ هَلْ اُنَبِّئُكُمْ بِشَرٍّ مِّنْ ذٰلِكَ مَثُوْبَةً
عِنْدَ اللّٰهِ مَنْ لَّعَنَهُ اللّٰهُ وَغَضِبَ عَلَيْهِ وَجَعَلَ مِنْهُمُ
الْقِرَدَةَ وَالْخَنَازِيْرَ وَعَبَدَ الطَّاغُوْتَ اُولٰٓئِكَ شَرٌّ مَّكَانًا وَّ
اَضَلُّ عَنْ سَوَآءِ السَّبِيْلِ ۝ وَاِذَا جَآءُوْكُمْ قَالُوْٓا اٰمَنَّا
وَقَدْ دَّخَلُوْا بِالْكُفْرِ وَهُمْ قَدْ خَرَجُوْا بِهٖ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا كَانُوْا

آخر پیروانِ قرآن کا قصور کیا ہے؟ کیا یہی قصور ہے کہ وہ خدا پر ایمان رکھتے ہیں۔ اور قرآن کی طرح تمہاری کتابوں کو بھی کلام الٰہی سمجھتے ہیں۔ اور تم سے کہتے ہیں کہ اپنی کتابوں پر راست بازی کے ساتھ عمل کرو؟

اس کے بعد یہودیوں کی اُن شقاوتوں کی طرف اشارہ کیا ہے۔ جن کا خود یہودیوں کو بھی اعتراف ہے، اور جو اُن کے یہاں کی مسلّمہ روایتیں ہیں۔ مثلاً احکام الٰہی کی نافرمانی کی وجہ سے ایک گروہ کا ملعون ہونا اور نبیوں کا ان پر لعنت کرنا، اور سبت والوں کا معاملہ۔

جو کہ اللہ پر ایمان رکھتے ہیں؛ اور اس (سچائی) پر ایمان رکھتے ہیں جو ہم پر نازل ہوئی، اور جو ہم سے پہلے نازل ہو چکی ہیں؛؟ اور یہ کہ (کہتے ہیں) تم میں سے اکثر آدمی (احکام تورات سے) نافرمان ہو گئے ہیں!؟

(اے پیغمبر تم) کہو، کیا میں تمہیں بتلاؤں، اللہ کے حضور جزا کے اعتبار سے کون زیادہ بدتر ہوا؟ وہ لوگ جن پر خدا نے لعنت کی، اور اپنا غضب اُتارا اور اس میں سے کتنوں ہی کو بندر اور سؤر کی طرح کر دیا، اور وہ جو شریر قوتوں کو پوجنے لگے۔ یہی لوگ ہیں جو سب سے بدتر درجے میں ہیں، اور سب سے زیادہ سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے!

اور (دیکھو) جب یہ لوگ تمہارے پاس آتے ہیں تو کہتے ہیں، ہم ایمان لائے، حالانکہ وہ کفر لیے ہوئے آئے تھے، اور کفر لیے ہوئے واپس گئے۔ اور

وَلَاَدْخَلْنٰهُمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝ وَلَوْ اَنَّهُمْ اَقَامُوا التَّوْرٰىةَ
وَالْاِنْجِيْلَ وَمَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِمْ مِّنْ رَّبِّهِمْ لَاَكَلُوْا مِنْ فَوْقِهِمْ
وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ ۭ مِنْهُمْ اُمَّةٌ مُّقْتَصِدَةٌ ۭ وَكَثِيْرٌ مِّنْهُمْ
سَاۗءَ مَا يَعْمَلُوْنَ ۝ يٰٓاَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ
مِنْ رَّبِّكَ ۭ وَاِنْ لَّمْ تَفْعَلْ فَمَا بَلَّغْتَ رِسَالَتَهٗ ۭ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ
مِنَ النَّاسِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الْكٰفِرِيْنَ ۝

کی راہ اختیار کی) اس لئے خدا کی بخششوں سے محروم ہو گئے)

اور اگر وہ تورات اور انجیل کو اور جو کچھ اُن کے پروردگار کی جانب سے اُن پر نازل ہوا ہے (سچائی کے ساتھ) قائم رکھتے: تو ضرور ایسا ہوتا کہ اُن کے اوپر سے بھی (کہ آسمان ہے) اور اُن کے قدموں کے نیچے سے بھی (کہ زمین ہے) اُنہیں برکت ملتی (لیکن انہوں نے تورات و انجیل کی تعلیم ضائع کر دی) ان میں سے ایک گروہ ضرور میانہ رو ہے۔ لیکن زیادہ تر ایسے ہی ہیں کہ جو کچھ کرتے ہیں برائی ہی برائی ہے

اے پیغمبر! تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر جو کچھ نازل ہوا ہے، اُسے (خدا کے بندوں تک) پہنچا دو (اور دشمنوں کی مخالفت کی کچھ پروا نہ کرو) اگر تم نے ایسا نہ کیا، تو (پھر) خدا کا پیغام نہیں پہنچایا (یعنی فرض رسالت ادا کرنے میں کوتاہی کی) اور اللہ تمہیں انسانوں (کے شر) سے محفوظ رکھے گا۔ وہ اُس گروہ پر (کامیابی کی) راہ نہیں کھولتا جس نے کفر کی راہ اختیار کی ہے۔

كَثِيرًا مِّنْهُم مَّا أُنزِلَ إِلَيْكَ مِن رَّبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۚ وَ
أَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ
كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ ۚ وَيَسْعَوْنَ
فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ ۝ وَلَوْ
أَنَّ أَهْلَ الْكِتَابِ آمَنُوا وَاتَّقَوْا لَكَفَّرْنَا عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ

خدا کے تو دونوں ہاتھ (بخشش و کرم میں) کھلے ہیں۔ وہ جس طرح چاہتا ہے (اپنا فضل و کرم) خرچ کرتا ہے۔ اور (اسی لئے تم دیکھو گے کہ) خدا کی طرف سے جو کچھ تم پر نازل ہوا ہے، (بجائے اس کے کہ اُن کے لئے ہدایت و صحت کا موجب ہو) اُن میں سے بہتوں کی سرکشی اور کفر کو اور زیادہ بڑھا دیگا

(اور یہ اسی سرکشی کا نتیجہ ہے کہ) ہم نے اُن کے (مختلف فرقوں کے) درمیان عداوت اور کینہ ڈال دیا ہے (کہ) قیامت تک مٹنے والا نہیں۔ جب

عیسائیوں کی طرح یہودی بھی مختلف فرقوں میں بٹ گئے ہیں اور مذہبی فرقہ بندی نے ہمیشہ کے لیے اُن میں باہمی بغض و عناد کے جذبات پیدا کر دیئے ہیں۔

کبھی لڑائی کی آگ سلگاتے ہیں، اللہ اُسے بجھا دیتا ہے (دیکھئے اُس کا فتنہ تمام ملک میں پھیلنے نہیں پاتا) یہ لوگ ملک میں خرابی کے لئے کوشش کرتے ہیں۔ اور اللہ خرابی پھیلانے والوں کو دوست نہیں رکھتا

اور اگر اہل کتاب ایمان رکھتے اور پرہیزگار ہوتے، تو ہم ضرور اُن پر سے اُن کی خطائیں محو کر دیتے (یعنی خطاؤں کے اثرات محو کر دیتے) اور ضرور انہیں نعمت کی جنتوں میں داخل کر دیتے (مگر انہوں نے ایمان و عمل کی جگہ سرکشی و نافرمانی

لَقَدْ أَخَذْنَا مِيثَاقَ بَنِي إِسْرَآءِيلَ وَأَرْسَلْنَا إِلَيْهِمْ رُسُلًا
كُلَّمَا جَآءَهُمْ رَسُولٌ بِمَا لَا تَهْوَىٰ أَنفُسُهُمْ فَرِيقًا كَذَّبُوا
وَفَرِيقًا يَقْتُلُونَ ۝ وَحَسِبُوا أَلَّا تَكُونَ فِتْنَةٌ فَعَمُوا وَ
صَمُّوا ثُمَّ تَابَ اللَّهُ عَلَيْهِمْ ثُمَّ عَمُوا وَصَمُّوا كَثِيرٌ مِّنْهُمْ
وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ ۝ لَقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ
اللَّهَ هُوَ الْمَسِيحُ ابْنُ مَرْيَمَ وَقَالَ الْمَسِيحُ يَٰبَنِي إِسْرَآءِيلَ

(سعادت کا دار و مدار) تمہاری بنائی ہوئی گروہ بندیاں نہیں ہیں، بلکہ ایمان و عمل کا قانون ہے۔ (اور اصل دین تمہارا ہے جس کی سب نے تعلیم دی۔ اور خود تم سے بھی اسی کا عہد لیا گیا تھا۔ تشریح اس کی بقرہ ۶۲ میں گزر چکی ہے۔

جو لوگ (قرآن پر) ایمان لائے ہیں، وہ ہوں، یا وہ لوگ ہوں جو یہودی اور صابی اور نصاریٰ ہیں، کوئی ہو، لیکن (اصل دین یہ ہے کہ) جو کوئی بھی اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھے گا اور اچھے کام کرے گا، تو اس کے لئے نہ تو کسی طرح کا اندیشہ ہوگا، نہ کسی طرح کی غمگینی۔

ب: یہ واقعہ ہے کہ ہم نے (ایمان اور عمل کا عہد اطاعت) بنی اسرائیل سے لیا، اور (اس پر قائم رکھنے کے لئے ایک کے بعد ایک) رسول بھیجے، مگر جب کبھی کوئی رسول ان کے پاس ایسا حکم لے کر آیا جو ان کی نفسانی خواہشوں کے خلاف تھا تو انہوں نے اُن میں سے بعض کو تو جھٹلایا اور بعضوں کو قتل کیا۔ وہ سمجھے کہ کوئی آزمائش نہیں ہوگی، اس لئے (گمراہی کے جوش میں) اندھے بہرے ہوگئے۔ پھر ایسا ہوا تھا کہ خدا اپنی رحمت سے اُن پر لوٹ آیا تھا (یعنی اُن کی توبہ قبول کر لی تھی) لیکن پھر ان میں سے بہیترے (از سرِ نو) اندھے بہرے ہو گئے۔ اور (اب) جیسے کچھ اُن

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَسْتُمْ عَلَىٰ شَيْءٍ حَتَّىٰ تُقِيمُوا التَّوْرَاةَ
وَالْإِنْجِيلَ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَبِّكُمْ ۗ وَلَيَزِيدَنَّ كَثِيرًا
مِنْهُمْ مَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ مِنْ رَبِّكَ طُغْيَانًا وَكُفْرًا ۖ فَلَا تَأْسَ
عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ ۝ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَالَّذِينَ هَادُوا
وَالصَّابِئُونَ وَالنَّصَارَىٰ مَنْ آمَنَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ
وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ۝ ۶۷

اہل کتاب سے خطاب کہ تم دین کے بارے میں جو کچھ بحث و کلام کرتے ہو وہ بھی قابلِ سماعت ہو سکتا ہے۔ جبکہ تورات اور انجیل کی تعلیم پر قائم رہو اور اس کے احکام کی تعمیل کرو۔ لیکن جبکہ ایسا نہیں ہے۔ تو پھر بتلاؤ۔ تمہارے پاس کون سی جگہ باقی رہ جاتی ہے جس پر کھڑے ہو سکتے ہو۔ اور دل و محبت کے ساتھ کلام کر سکتے ہو؟

پھر اس اصل کا بھی اعلان کر دیا کہ قرآن کا مطالبہ اہل کتاب سے یہ نہیں ہے کہ تورات اور انجیل کی صداقتوں سے بے پرواہ ہو جائیں۔ بلکہ تمام تر مطالبہ یہی ہے کہ ان پر سچائی کے ساتھ قائم ہوں کیونکہ وہ کہتا ہے، تمام الہامی کتابوں کی حقیقی تعلیم ایک ہی ہے اور وہ خدا پرستی و نیک عمل کی دعوت ہے۔ قرآن اسی پر تمام نوع انسانی کو جمع کر دینا چاہتا ہے

چنانچہ آیت (۶۹) میں فرمایا کہ نجات

(اے پیغمبر!) ان لوگوں سے کہہ دو کہ اے اہل کتاب! تمہارے پاس ٹکنے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے جب تک کہ تم تورات اور انجیل کو اور جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے۔ قائم نہ کرو اور (اے پیغمبر!) تم دیکھو گے کہ (جو کچھ تمہارے پروردگار کی طرف سے تم پر نازل ہوا ہے) بجائے اس کے کہ ان کے لئے تنبیہ اور نصیحت کا موجب ہو، اور زیادہ ان کی سرکشی اور انکار بڑھا دیگا تو تم اس گروہ کی حالت پر افسوس نہ کرو جو حق سے منکر ہو گیا۔

ابْنُ مَرْيَمَ إِلَّا رَسُولٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ وَ
أُمُّهُ صِدِّيقَةٌ ۖ كَانَا يَأْكُلَانِ الطَّعَامَ ۗ انْظُرْ كَيْفَ نُبَيِّنُ لَهُمُ
الْآيَاتِ ثُمَّ انْظُرْ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ ۝ قُلْ أَتَعْبُدُونَ مِنْ
دُونِ اللَّهِ مَا لَا يَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَلَا نَفْعًا ۚ وَاللَّهُ هُوَ السَّمِيعُ
الْعَلِيمُ ۝ قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لَا تَغْلُوا فِي دِينِكُمْ غَيْرَ الْحَقِّ
۷۶ وَلَا تَتَّبِعُوا أَهْوَاءَ قَوْمٍ قَدْ ضَلُّوا مِنْ قَبْلُ وَأَضَلُّوا

انہیں کیا ہو گیا کہ اللہ کی طرف نہیں لوٹتے، اور اس سے بخشش طلب نہیں کرتے، حالانکہ وہ بخشنے والا رحمت رکھنے والا ہے

مریم کا بیٹا مسیح اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ اللہ کا ایک رسول ہے۔ اس سے پہلے بھی کتنے رسول (اپنے اپنے وقتوں میں) ہو چکے۔ اور اس کی ماں (بھی اس کے سوا کچھ نہ تھی کہ) صدیقہ تھی (یعنے بڑی ہی راست باز انسان تھی) یہ دونوں (تمام انسانوں کی طرح) کھاتے پیتے تھے (یعنے غذا کی احتیاج رکھتے تھے، اور یہ ظاہر ہے کہ جسے زندہ رہنے کے لئے غذا کی احتیاج ہو، اس میں ماوراء بشریت کوئی بات کیونکر ہو سکتی ہے) دیکھو! کس طرح ہم ان لوگوں کے لئے دلیلیں واضح کر دیتے ہیں، اور پھر دیکھو، کس طرف کو یہ لوگ پھرے ہوئے جا رہے ہیں؟ (کہ اتنی موٹی سی بات بھی سمجھ نہیں سکتے)

(اے پیغمبر! ان لوگوں سے) کہو، کیا تم خدا کو چھوڑ کر ایسی ہستیوں کی بندگی کرتے ہو، جن کے اختیار میں نہ تو تمہارا نقصان

اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّي وَرَبَّكُمْ ۖ إِنَّهُ مَن يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ
حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَمَأْوَاهُ النَّارُ ۖ وَمَا لِلظّٰلِمِينَ مِنْ
أَنصَارٍ ۝ لَّقَدْ كَفَرَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ ۘ
وَمَا مِنْ إِلٰهٍ إِلَّا إِلٰهٌ وَاحِدٌ ۚ وَإِن لَّمْ يَنتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ
لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ أَفَلَا يَتُوبُونَ
إِلَى اللّٰهِ وَيَسْتَغْفِرُونَهُ ۚ وَاللّٰهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ مَا الْمَسِيحُ

کے کرتوت ہیں، خدا انہیں دیکھ رہا ہے ۔ یقیناً وہ (حق سے) منکر ہوئے جنہوں نے کہا خدا تو یہی مسیح مریم کا بیٹا ہے۔ اور (خود مسیح کی تعلیم تو یہ تھی کہ) اس نے کہا تھا "اے بنی اسرائیل! خدا کی بندگی کرو جو میرا اور تمہارا (یعنی سب کا) پروردگار ہے! بلاشبہ جس کسی نے خدا کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک ٹھہرایا، تو اس پر اللہ نے جنت حرام کردی۔ اس کا ٹھکانا آتش دوزخ ہوا، اور ظلم کرنے والوں کے لئے کوئی نہیں جو مددگار ہوگا۔

> عیسائیوں کو بھی اسی اصل دینی کی تعلیم دی گئی تھی۔ یعنے ایمان و عمل کے قانون کی ۔لیکن وہ بھی اس سے منحرف ہوگئے اور الوہیت مسیح اور تثلیث کا اعتقاد باطل پیدا کرلیا۔

یقیناً وہ لوگ (حق سے) منکر ہوئے جنہوں نے کہا۔ خدا تین میں کا ایک ہے (یعنے باپ، بیٹا اور روح القدس) حالانکہ کوئی معبود نہیں۔ مگر وہی معبود یگانہ! اور (دیکھو) جو کچھ یہ کہتے ہیں، اگر اس سے باز نہ آئے، تو ان میں سے جن لوگوں نے انکار حق کیا ہے، انہیں عذاب دردناک پیش آکے گا۔

كَثِيرًا مِّنْهُمْ يَتَوَلَّوْنَ الَّذِينَ كَفَرُوا لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ
لَهُمْ أَنْفُسُهُمْ أَنْ سَخِطَ اللهُ عَلَيْهِمْ وَفِي الْعَذَابِ
هُمْ خٰلِدُوْنَ ○

(اے پیغمبر!) تم دیکھو گے۔ کہ ان میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں

وہ بُرائیوں میں (ایک مرتبہ) پڑ جاتے تو پھر اس سے باز نہیں آتے۔ بلاشبہ یہ بڑی ہی بُرائی تھی جو وہ کیا کرتے تھے

یہاں یہودیوں کی اُس حالت کی طرف اشارہ کیا کہ بُرائیوں میں پڑ کر پھر اس سے باز آجانے کا احساس اُن میں باقی نہیں رہا تھا

اس سے معلوم ہوا۔ کہ جب کبھی کسی گروہ کی ایسی حالت ہو جائے کہ بُرائیوں میں پڑ کر پھر اُن سے باز رہنے کا احساس و ولولہ پیدا نہ ہو

كَثِيرًا وَضَلُّوا عَنْ سَوَاءِ السَّبِيلِ ۝ لُعِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا
مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَلَىٰ لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ
ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ ۝ كَانُوا لَا يَتَنَاهَوْنَ
عَنْ مُنْكَرٍ فَعَلُوهُ لَبِئْسَ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ۝ تَرَىٰ ۸

ہے، نہ نفع؛ اور اللہ تو سننے والا، علم رکھنے والا ہے

کہہ دو؛ اے اہل کتاب! اپنے دین میں حقیقت کے خلاف غلو نہ کرو (یعنے حد سے نہ گزر جاؤ) اور اُس گروہ کی خواہشوں کی پیروی نہ کرو، جو تم سے پہلے گمراہ ہو چکا ہے، اور بہتوں کو گمراہ کر چکا ہے، اور (حق کی) سیدھی راہ اُس پر گُم ہو گئی تھی۔

(چنانچہ دیکھو) بنی اسرائیل میں سے جو لوگ (حق سے) منکر ہوئے تھے، وہ (پہلے) داؤد اور (پھر) مریم کے بیٹے عیسیٰ کی زبانی لعنت کیے گئے۔ اور یہ اس لئے ہوا کہ نافرمانی کرتے تھے اور وہ حد سے گذر گئے تھے

وہ برائیوں میں (ایک مرتبہ) پڑ جاتے تو پھر اُن سے باز نہیں آتے۔ البتہ یہ بڑی ہی بُرائی تھی۔ جو وہ کیا کرتے تھے۔

(اے پیغمبر!) تم دیکھو گے کہ اُن میں سے بہت سے لوگ ایسے ہیں جو

یہاں یہودیوں کی اُس حالت کی طرف اشارہ کیا کہ برائیوں میں پڑ کر پھر اُس سے باز آجانے کا احساس اُن میں باقی نہیں رہا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جب کبھی کسی گروہ کی ایسی حالت ہو جائے کہ برائیوں میں پڑ کر پھر اُن سے باز رہنے کا احساس و ولولہ پیدا نہ ہو،

اور اپنی حالت پر افسوس نہیں کھاتے

لَتَجِدَنَّ اَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِّلَّذِیْنَ
اٰمَنُوا الْیَهُوْدَ وَالَّذِیْنَ اَشْرَكُوْا وَلَتَجِدَنَّ
اَقْرَبَهُمْ

اور (دیکھو) اگر یہ لوگ اللہ پر اور اللہ کے نبی پر اور جو کتاب اُس پر نازل ہوئی ہے
اس پر (یعنی تورات پر) ایمان رکھنے والے ہوتے تو کبھی (پیروان) توحید کے خلاف) مشرکوں کو مددگار و رفیق نہ بناتے لیکن ان میں زیادہ تر ایسے ہی ہیں - جو سچائی کی حدوں سے باہر ہو گئے ہیں :

وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوهُمْ أَوْلِيَاءَ وَلٰكِنَّ كَثِيرًا مِّنْهُمْ فٰسِقُونَ ○

اور اپنی حالت یہ قائم ہو جائے تو یہ اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ گمراہی و شقاوت کی انتہائی حالت پیدا ہو گئی۔

جو کفر کرنے والوں سے (یعنی مشرکین عرب سے) مدد و رفاقت کا رشتہ رکھتے ہیں کیا ہی بُری تیاری ہے جو ان کے نفسوں نے ان کے لئے مہیا کر دی کہ ان پر خدا کا غضب نازل ہوا اور عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں ؞

مَوَدَّةً لِّلَّذِينَ آمَنُوا الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ ذَٰلِكَ بِأَنَّ مِنْهُمْ قِسِّيسِينَ وَرُهْبَانًا وَأَنَّهُمْ لَا يَسْتَكْبِرُونَ ۝

پیغمبر اسلام سے خطاب کہ تم اہل ایمان کی عداوت میں سب سے زیادہ سخت اپنے عہد کے یہودیوں اور عرب کے مشرکوں کو پاؤ گے۔ اور دوستی میں سب سے زیادہ قریب عیسائی ثابت ہونگے کیونکہ ان میں قسیس اور رہبان ہیں جو زہد و عبادت میں مشغول رہتے ہیں اور اس لئے کہ ان میں انجیل کی تعلیم سے فروتنی اور عاجزی پیدا ہوگئی ہے

(اے پیغمبر!) تم ایمان والوں کی عداوت میں سب سے زیادہ سخت یہودیوں کو پاؤ گے نیز (عرب کے) مشرکوں کو اور ایمان والوں کی دوستی میں سب سے زیادہ قریب ان لوگوں کو پاؤ گے جو کہتے ہیں ہم نصاریٰ ہیں۔ اس لئے کہ ان میں پادری اور رہبان ہیں (یعنے عالم اور تارک دنیا فقیر ہیں) (جو زہد و عبادت میں مشغول رہتے ہیں) اور اس لئے کہ ان میں گھمنڈ اور خود پرستی نہیں ہے۔

شہادت حسین رضؓ (مدلل کتاب) ہدیہ دس آنے مجلد
اُمّ القرآن (تفسیر سورہ فاتحہ) ہدیہ تین روپے آٹھ آنے صرف مجلد
دونوں کتابیں مصنفہ ابوالکلام آزاد (مرحوم)

INDIAN COUNCIL FOR C... LIBRARY
NEW DELHI

آپ کے لئے چند نایاب تحفے

(مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم)

شہادت حسین		۰—۱۰—۰
ولادتِ نبوی		۰—۱۰—۰
حضرت یوسف		۰—۱۰—۰
نبی اور یاران نبی کے آخری لمحات		۰—۱۰—۰
اکابرِ اسلام کے آخری لمحات		۰—۱۰—۰
عیدین		۰—۱۰—۰
نظام حکومت اسلامیہ		۰—۱۰—۰
السیدہ فاطمہ بنت عبداللہ		۰—۱۰—۰
تربیت عسکری اور قرآن حکیم		۰—۱۰—۰
ذوالقرنین		۰—۱۰—۰
پردہ قید کی علامت ہے یا آزادی کی ضمانت		۰—۱۰—۰
عورتوں کی آزادی اور فرائض		۰—۱۰—۰
خلافت		۰—۱۰—۰
حقیقت حکم دفاع		۰—۱۰—۰
فضائل دفاع		۰—۱۰—۰
کاروانِ خیال		۰—۱۰—۰
مساجد اسلامیہ اور خطبات سیا۔		۰—۱۰—۰
غبار خاطر (چار حصے)	فی حصہ	۰—۱۰—۰
تذکرہ	" "	۰—۱۰—۰
ترجمان القرآن	فی پارہ	۰—۱۰—۰
اولیاء اللہ و اولیاء الشیطان		۰—۱۰—۰
پابندی عہد اور قرآنِ حکیم		۰—۱۰—۰
مقاصدِ حج		۰—۱۰—۰
تذکار نزولِ قرآن		۰—۱۰—۰